

فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحِقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝۱۱ إِنَّ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۝۱۲ وَأَسْرُوا
قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۳ أَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝۱۴ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ
الْأَرْضَ ذُلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهَا وَالْيَدِ
النُّشُورِ ۝۱۵ ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ
الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورٌ ۝۱۶ ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ
يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝۱۷ وَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝۱۸ أَوَلَمْ يَرَوْا
إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفْتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُبْسِكُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝۱۹ ءَأَمِنَ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ
يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْكُفْرَ لَوَاقٍ غُرُورٍ ۝۲۰
ءَأَمِنَ هَذَا الَّذِي يَرْمِيكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا
فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝۲۱ ءَأَمِنَ يَمُوشِي مِكْبَأً عَلَى وَجْهِهِ
أَهْدَىٰ ءَأَمِنَ يَمُوشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۲۲

563

۱۱) چنانچہ وہ اپنے خلاف خود انکار کرنے اور جھٹلانے کا اعتراف کریں گے تو آگ کے حق دار ٹھہریں گے۔ سو ڈوری ہے آگ والوں کے لیے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی صفات اور ان کی سزا کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد ایمان والوں اور ان کی جزا کا بھی ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

۱۲) بلاشبہ جو لوگ اپنی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے ان کے گناہوں کی معافی ہے اور ان کے لیے عظیم ثواب ہے اور وہ ہے جنت۔

۱۳) اے لوگو! تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا علانیہ کرو، اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے۔ بلاشبہ وہ پاک ذات اپنے بندوں کے دلوں کی باتیں بھی جانتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

۱۴) کیا بھلا جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا، وہ بھید کو بلکہ اس سے بھی زیادہ خفیہ اور پوشیدہ چیز کو نہیں جانتا؟ وہ تو اپنے بندوں کے بارے میں بڑا باریک بین اور ان کے معاملات سے پوری طرح باخبر ہے، ان کا کوئی عمل اس سے چھپا ہوا نہیں۔

۱۵) وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو آسان اور نرم کر دیا ہے تاکہ تم اس پر رہائش اختیار کر سکو، لہذا تم اس کے اطراف و اکناف میں چلو پھرو اور اس کے اس رزق میں سے کھاؤ جو اس نے اس زمین میں تمہارے لیے تیار کیا اور صرف اسی کی طرف تمہیں حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے اٹھ کر جانا ہے۔

۱۶) کیا تم اللہ سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہارے نیچے سے زمین پھاڑ دے، جیسا کہ اس نے قارون کے نیچے سے اسے پھاڑا، حالانکہ وہ رہنے کے لیے نہایت موزوں اور نرم ہے، پھر وہ پرسکون ہونے کے بعد چاٹک تمہیں لے کر ہلنے لگے؟

۱۷) یا تم آسمان والے اللہ سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ آسمان سے تم پر اسی طرح پتھر برسائے جس طرح اس نے قوم لوط پر برسائے تھے؟ عقرب جب تم میری سزا دیکھو گے تو تمہیں پتا

چل جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا لیکن عذاب دیکھ لینے کے بعد تمہیں ڈرانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۱۸) یقیناً ان امتوں نے بھی جھٹلایا جو ان مشرکوں سے پہلے تھیں اور جب وہ اپنے کفر اور جھٹلانے پر اڑے رہے تو ان پر اللہ کا عذاب آ گیا۔ پھر کیسا تھا میرا انہیں سزا دینا؟ یقیناً میرا انہیں سزا دینا نہایت سخت تھا۔

۱۹) کیا ان جھٹلانے والوں نے اپنے اوپر اڑتے پرندے نہیں دیکھے جو دوران پرواز فضا میں کبھی اپنے پر کھول لیتے ہیں اور کبھی بند کر لیتے ہیں۔ انہیں زمین پر گرنے سے صرف اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے۔ بلاشبہ وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

۲۰) اے کافرو! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دینا چاہے تو تمہارا کوئی لشکر تمہیں اس سے نہیں بچا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ کافر سراسر دھوکے میں گرفتار ہیں۔ شیطان نے انہیں دھوکا دیا تو وہ اس کے دھوکے کا شکار ہو گئے۔

۲۱) اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق بند کر دے اور تم سے روک لے تو کوئی تمہیں رزق نہیں دے سکتا۔ بات بس اتنی ہے کہ کافر دشمنی، تکبر اور حق سے رکنے میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

۲۲) کیا بھلا جو شخص اپنے منہ کے بل اور ندا ہو کر چلے، اور اس سے مراد مشرک ہے، وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ مومن جو صراطِ مستقیم پر سیدھا چل رہا ہو؟

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت، نیز تنہائیوں اور خلوتوں میں اس کا ڈر بخشش اور جنت میں داخل ہونے کا باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سینوں کے رازوں سے واقف ہے۔

کفر اور نافرمانیاں دنیا و آخرت میں اللہ کے عذاب کا باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا تاریکی اور گمراہی ہے اور اس پر ایمان رکھنا نور اور ہدایت ہے۔

23) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہارے کان بنائے جن سے تم سنتے ہو، آنکھیں بنائیں جن سے تم دیکھتے ہو اور دل بنائے جن سے تم سوچ بچار کرتے ہو۔ تم پر اس نے جو انعام کیے ہیں، تم ان نعمتوں پر اس کی کم ہی شکرگزاری کرتے ہو۔

24) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو جھٹلانے والے ہیں: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا یا ہے نہ کہ تمہارے ان بتوں نے جنہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے تم اسی اکیلے کے حضور اکٹھے کیے جاؤ گے، اپنے بتوں کی طرف نہیں، لہذا اسی سے ڈرو اور اس اکیلے ہی کی عبادت کرو۔

25) قبروں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر اس اٹھائے جانے کو محال سمجھتے ہوئے کہتے ہیں: اے محمد! آپ اور آپ کے ساتھی ہمیں جس وعدے (قیامت کے دن) کی دھمکی دیتے ہیں، وہ کب آئے گا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ وہ ضرور آئے گا؟

26) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ صرف وہی جانتا ہے کہ وہ دن کب آئے گا اور میں تو صرف تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

27) پھر جس دن وہ وعدہ ان کے پاس آ گیا اور وہ عذاب اپنے قریب دیکھیں گے، اور یہ قیامت کے دن ہوگا، تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے چہرے بدل کر سیاہ ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ (عذاب) جو تم دنیا میں طلب کیا کرتے تھے اور تم نے اس کی جلدی پچار کھی تھی۔

28) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں کی بات رد کرتے ہوئے ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے ایمان دار ساتھیوں کو فوت کر دیا یا ہماری موت کو مؤخر کر کے ہم پر رحم کیا، تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ انہیں اس سے ہرگز کوئی نہ بچا سکے گا۔

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَ

الْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي

الْأَرْضِ وَالْيَهُ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّارَ أَوْهَ زُلْفَةً سَيِّتٌ وُجُوهُ الَّذِينَ

كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ

مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ الْمَنَّابُ وَعَلَيْهِ

تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ

أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصَبَكُمْ مَا وُكِّرْتُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ﴿٣٠﴾

سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ مَثْنٍ خَمْسُونَ آيَةً وَأَمَّا فِيهَا مِنْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَسْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ

لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ فَسَبِّحْهُ وَابْحُرْهُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَيْسَرِ الْبَسْفُونَ ﴿٦﴾

564

29) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: وہی رحمن ہے جو تمہیں صرف اپنی عبادت کی طرف بلاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں ہم نے اسی پر بھروسہ کیا، تمہیں بھی عنقریب ہر صورت میں معلوم ہو جائے گا کہ واضح گمراہی میں کون تھا اور سیدھی راہ پر کون تھا۔

30) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہیں: مجھے بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اگر یہ زمین کی گہرائی میں چلا جائے جس تک پہنچنے کی تم طاقت نہ رکھو تو کون ہے جو تمہارے پاس بکثرت جاری پانی لے آئے؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا نہیں۔

سورة القلم کی ہے

سورت کے بعض مضامین: اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کے حسن اخلاق کی گواہی دینا، آپ کا دفاع کرنا اور آپ کو ثابت قدم رکھنا۔

تفسیر: 1) ﴿ن﴾ سورہ بقرہ کے شروع میں اس طرح کے حروف مقطعات کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم کھائی ہے اور اس کی قسم کھائی ہے جو کچھ لوگ اپنی قلموں کے ساتھ لکھتے ہیں۔ 2) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا کر کے آپ پر جو انعام کیا ہے، اس کے سبب آپ دیوانے نہیں بلکہ آپ اس دیوانگی سے پاک ہیں جس کا الزام مشرک آپ پر لگاتے ہیں۔ 3) بلاشبہ پیغام رسالت لوگوں تک پہنچانے کی جو مشقت آپ برداشت کرتے ہیں، اس کے بدلے میں آپ کے لیے نہ ختم ہونے والا یقینی ثواب ہے اور اس بارے میں کسی انسان کا آپ پر کوئی احسان نہیں۔ 4) یقیناً آپ اس عظیم اخلاق پر کار بند ہیں جو قرآن نے پیش کیا ہے، اس لیے آپ اس میں موجود تعلیمات کو مکمل طور پر اپنانے والے ہیں۔ 5) سو عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ جھٹلانے والے بھی دیکھ لیں گے۔ 6) جب حق کھل کر سامنے آ جائے گا تو یہ واضح ہو جائے گا کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے؟

نوٹ: رسول اکرم ﷺ قرآن کے اخلاق سے متصف ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ اَعْلَمُ
 بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۷ فَلَا تَطْعِمِ الْمُكَدِّبِيْنَ ۝۸ وَذُو الْوَتْدِ هِنُ
 فَيُدُّ هِنُوْنَ ۝۹ وَلَا تَطْعَمْ كُلَّ حَلَاظٍ مَّهِيْنٍ ۝۱۰ هَمَّا زَمَّسَّا ۝۱۱
 بِمِيْمٍ ۝۱۲ مَنَّا ۝۱۳ لِلْخَيْرِ مَعْتَدِ اَيْتِمٍ ۝۱۴ عُمَّلٌ اَبَعْدَ ذَلِكَ زَنِيْمٍ ۝۱۵
 اِنْ كَانَ دَامَالٍ وَبَنِيْنَ ۝۱۶ اِذَا تَتَلَّى عَلَيْهِ اَيْتُنَا قَالَ
 اَسَاطِيْرُ الْاَوْلِيْنَ ۝۱۷ سَنَسِيْمُهُ عَلَي الْخُرُطُوْمِ ۝۱۸ اِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا
 بَلَوْنَا اَصْحَبَ الْجَنَّةِ ۝۱۹ اِذَا اَسْمُو الْيَصِرُ مِنْهَا مُصْبِحِيْنَ ۝۲۰ وَلَا
 يَسْتَتْنُوْنَ ۝۲۱ قَطَافَ عَلِيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِبُوْنَ ۝۲۲
 فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْرِ ۝۲۳ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝۲۴ اِنْ اَعْدُوْا عَلَي
 حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صِرْمِيْنَ ۝۲۵ فَاَنْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُوْنَ ۝۲۶
 اِنْ لَا يَدُ خَلَتْهَا الْيَوْمَ عَلَيكُمْ مَّسْكِيْنَ ۝۲۷ وَوَعْدًا عَلَي حَرْدٍ
 قُدْرِيْنَ ۝۲۸ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْا اِنَّا لَضَالُوْنَ ۝۲۹ بَلْ نَحْنُ
 مَحْرُوْمُوْنَ ۝۳۰ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا سَبِيْحُوْنَ ۝۳۱
 قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۳۲ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَي
 بَعْضٍ يَّتَتَلَوْنَ ۝۳۳ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝۳۴

پہچان 565

۷ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اسے جانتا ہے جو اس کے راستے سے ہٹ گیا اور وہ اس راستے کی ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے، چنانچہ وہ جانتا ہے کہ وہ لوگ اس راہ سے بھٹک جانے والوں میں سے ہیں جبکہ آپ نے اس کی ہدایت پالی ہے۔

۸ لہذا اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں کی پیروی نہ کریں جو آپ کے لئے ہوئے پیغام کو جھٹلاتے ہیں۔

۹ وہ چاہتے ہیں کہ آپ دین کے بارے میں ان سے نرمی اور ڈھیلے پن کا مظاہرہ کریں تو وہ بھی آپ کے ساتھ نرمی اور ڈھیلے پن کا مظاہرہ کریں۔

۱۰ آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والا ذلیل ہے۔

۱۱ جو لوگوں کی بہت زیادہ غیبت کرتا ہے، ان میں جدائی ڈالنے کے لیے بہت زیادہ جھجھل خوری کرتا ہے۔

۱۲ بھلائی سے بہت زیادہ روکنے والا، لوگوں کے مال، عزت اور جان میں ان سے بہت زیادتی کرنے والا، بہت زیادہ گناہ اور نافرمانیاں کرنے والا ہے۔

۱۳ جو بڑا سخت مزاج سنگدل ہے، اور ساتھ ہی بے نسب اور اپنی قوم سے صرف منسوب ہے۔

۱۴ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے اس نے صرف اس لیے تکبر کیا کہ وہ صاحب اولاد اور صاحب مال و دولت ہے۔

۱۵ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

۱۶ جلد ہی ہم اس کی ناک پر ایسی نشانی لگائیں گے جو اس کے لیے عار اور ہمیشہ کی ذلت کا باعث ہوگی۔

۱۷ بلاشبہ ہم نے ان مشرکوں کو قحط سالی اور بھوک میں مبتلا کر کے آزما یا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزما یا تھا جب انھوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ ہر صورت میں اس باغ کا پھل صبح ہوتے ہی

جلدی توڑ لیں گے تاکہ کوئی مسکین اس میں سے نہ کھائے۔

۱۸ اور انھوں نے اپنی قسم میں استثنا نہ کیا، یعنی ان شاء اللہ بھی نہ کھا۔

۱۹ پھر اللہ تعالیٰ نے اس باغ کی طرف ایک آگ بھیج دی جو اسے کھا گئی اور باغ والے سوئے رہ گئے۔ وہ اس سے آگ کو روک نہ سکے۔

۲۰ چنانچہ باغ جل کر تاریک رات کی طرح سیاہ ہو گیا۔ ۲۱ پھر انھوں نے صبح کے وقت ایک دوسرے کو آوازیں دیں۔ ۲۲ یہ کہتے ہوئے: اگر تمہیں اپنی بھتیگی کا پھل توڑنا ہے تو صبح

فقیروں کے آنے سے پہلے ہی اس کی طرف چل پڑو۔ ۲۳ چنانچہ وہ سب چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے جلدی جلدی اپنی بھتیگی کی طرف چلے۔ ۲۴ وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: آج کوئی

بھی مسکین تمہارے پاس باغ میں ہرگز نہ آنے پائے۔ ۲۵ وہ صبح ہوتے ہی چلے جبکہ وہ مسکین سے پھل روکنے کا پکا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ ۲۶ پھر جب انھوں نے باغ کو جلا ہوا دیکھا تو ایک

دوسرے سے کہا: یقیناً ہم باغ کی راہ بھول گئے ہیں۔ ۲۷ بلکہ ہم نے مسکینوں کو باغ کے پھلوں سے محروم کرنے کا جو عزم کیا تھا، اس وجہ سے ہمیں اس کے پھل توڑنے سے روک دیا گیا

ہے۔ ۲۸ ان سب میں جو بہتر تھا، اس نے کہا: جب تم نے فقیروں کو اس کے پھل سے محروم رکھنے کا پختہ ارادہ کیا تھا تو اس وقت میں نے تم سے کہا تھا کہ تم اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے اور اس

کے حضور تو بہ کیوں نہیں کرتے؟ ۲۹ انھوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے۔ یقیناً ہم نے اپنے باغ کے پھل سے فقیروں کو روکنے کا پختہ عزم کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ ۳۰ پھر وہ ملامت

کرتے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دینے لگے۔ ۳۱ انھوں نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا: ہائے ہمارا نقصان! یقیناً ہم فقیروں کو ان کے حق سے محروم کر کے حد سے گزرنے والے تھے۔

نوائف: کافروں کی صفات قابل مذمت ہیں۔ مومن پر فرض ہے کہ وہ ان سے دور رہے اور ایسی صفات والوں کی اطاعت نہ کرے۔

❁ زیادہ قسمیں کھانے والا رحمان کے سامنے بھی ذلیل ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں بھی اپنی قدر و عزت کھو بیٹھتا ہے۔ ❁ فقیر کا حق روکنا مال کی تباہی کا سبب ہے۔

عَسَى رَبِّنَا أَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾
 كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتِ التَّعِيمِ ﴿٣٤﴾
 أَنْ جَعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾
 أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾
 أَمْ لَكُمْ آيْمَانٌ عَلَيْنَا بِالْغَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾ سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ زَعِيمًا ﴿٤٠﴾ أَمْ لَمْ شُرَكَاءُ فُلْيَا تُؤَابِسُكُمْ إِيَّاهُمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾
 خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَلِيمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبْ بِهَذَا الْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾

وَقَالَ لَهُمْ

566

﴿٣٢﴾ امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس باغ کے بدلے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ بلاشبہ ہم اکیسے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ ہم اس سے معافی کی امید رکھتے ہیں اور اسی سے بہتری کی درخواست کرتے ہیں۔

﴿٣٣﴾ رزق سے محروم کرنے کا اس جیسا عذاب ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو ہماری نافرمانی کریں اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے۔ کاش! وہ اس کی شدت اور ہیبت کو جان لیتے۔

﴿٣٤﴾ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے ہاں نعمتوں والی جنتیں ہیں جن میں وہ خوش و خرم رہیں گے۔ ان کی نعمتیں ختم نہیں ہوں گی۔

﴿٣٥﴾ کیا ہم مسلمانوں اور کافروں کی جزا ایک طرح کی کر دیں گے جیسا کہ مکہ کے مشرک خیال کرتے ہیں؟

﴿٣٦﴾ اے مشرک! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اس طرح کے ظالمانہ اور بودے فیصلے کی طرح کرتے ہو؟

﴿٣٧﴾ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ فرمانبردار اور نافرمان کا انجام ایک جیسا ہے؟

﴿٣٨﴾ اس کتاب میں ہو کہ بے شک تمہارے لیے آخرت میں وہی ہوگا جو تم اپنے لیے پسند کرو گے۔

﴿٣٩﴾ یا تم نے ہم سے قسمیں لے کر کوئی پختہ عہد لیا ہے جس کا تقاضا یہ ہو کہ تمہارے لیے وہی کچھ ہوگا جس کا فیصلہ تم اپنے لیے کرو گے؟

﴿٤٠﴾ اے رسول (ﷺ)! ایسی بات کرنے والوں سے پوچھیں: ان میں سے کون اس بات کا ذمہ دار ہے؟

﴿٤١﴾ کیا ان کے اللہ تعالیٰ کے سوا اور شریک ہیں جو جزا میں انہیں مومنوں کے برابر قرار دیتے ہیں؟ لہذا اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں کہ ان کے شریکوں نے ان کو جزا میں مومنوں کے برابر قرار دیا ہے تو وہ ان کو لے آئیں۔

﴿٤٢﴾ قیامت کے دن ہولناکی ظاہر ہوگی اور ہمارا رب اپنی پنڈلی

کھول دے گا اور سب لوگوں کو سجدے کے لیے بلا جائے گا تو مومن سجدہ کریں گے۔ کافر اور منافق باقی رہ جائیں گے جو سجدہ نہیں کر سکیں گے۔

﴿٤٣﴾ ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی۔ ان پر ذلت اور شرمندگی چھا رہی ہوگی، حالانکہ وہ دنیا میں اللہ کے حضور سجدہ کرنے کے لیے اس وقت بھی بلائے جاتے تھے جب وہ اس صورت حال سے دوچار نہیں تھے جس سے آج قیامت کے دن ہیں۔

﴿٤٤﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ مجھے اور اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن کو جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں۔ ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ عذاب کی طرف کھینچیں گے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ ان کے ساتھ کوئی چال چلی جا رہی ہے اور انہیں مہلت دی جا رہی ہے۔ ﴿٤٥﴾ میں انہیں تھوڑے وقت کے لیے مہلت دیتا ہوں تاکہ وہ اپنے گناہوں میں خوب دلیر ہو جائیں۔ بلاشبہ کافروں اور جھٹلانے والوں کے ساتھ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے، اس لیے وہ مجھ سے بچ سکیں گے نہ میری سزا سے محفوظ رہیں گے۔ ﴿٤٦﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ جو دعوت انہیں دیتے ہیں، کیا آپ اس کی کوئی اجرت ان سے مانگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کسی عظیم بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں اور یہ آپ سے ان کے منہ موڑنے کی وجہ ہے؟ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ آپ ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے تو پھر آپ کی بیروی کرنے میں انہیں کیا رکاوٹ ہے؟ ﴿٤٧﴾ یا ان کے پاس علم غیب ہے جس سے وہ اپنی پسند کے دلائل لکھ لاتے ہیں جن کے ذریعے آپ سے جھگڑتے ہیں؟ ﴿٤٨﴾ اے رسول (ﷺ)! جب آپ کے رب نے انہیں ڈھیل دے کر آہستہ آہستہ پکڑنے کا فیصلہ کیا ہے تو آپ صبر کیجیے اور جھپکی والے یونس کی طرح نہ ہو جائیے جو اپنی قوم سے تنگ پڑ گئے جب انہوں نے سمندر کی تاریکی اور جھپکی کے پیٹ کے اندھیرے میں نہایت تکلیف کی حالت میں اپنے رب کو پکارا۔

فوائد: ﴿٤٨﴾ دنیا میں جلدی سزا مل جانا بھی بندے کے ساتھ جھٹلائی کے ارادے کی وجہ سے ہے تاکہ وہ توبہ کرے اور رجوع کرے۔ ﴿٤٩﴾ جس طرح مومن اور کافر کی صفات ایک جیسی نہیں، اسی طرح ان کی جزا بھی ایک جیسی نہیں ہو سکتی۔ ﴿٥٠﴾ صبر نہایت قابل تعریف اخلاق ہے جو دعوت و تبلیغ وغیرہ کا کام کرنے والوں کے لیے لازم ہے۔

لَوْلَا أَنْ تَدْرِكُهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٣٩﴾

فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ

كَفَرُوا الْيَرْتُقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَبَعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ

لَمَجْنُونٌ ﴿٤١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٤٢﴾

وَرُفَّةٌ أَوْ تَسْوَةٌ أَوْ تَسْوَةٌ أَوْ تَسْوَةٌ أَوْ تَسْوَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَوَافِقِ الْوَادِ الْغَابِغَةِ ﴿٤﴾ فَمَا تَبُو الْجَبَلِ فَإِجْرَابُهَا

بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادُ فَاهْلَكُوا بِرِيحِ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا ذُرِّيَّةَ

فَاتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ ۚ كَأَنَّهُمْ أَجْمَارٌ مِّنْ عِجَابِهَا ﴿٧﴾

فَهَلْ تَرَى لَهُم مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ

وَالْمُؤْتَفِكِ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ فَعَصَا رَسُولَ رَبِّهِمْ

فَأَخَذَهُم مَّا أَخَذَهُ مُوسَىٰ رَبُّهُمُ ﴿١٠﴾ إِنَّهَا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ

فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكُرَةً وَتَعِبَهُمْ ذُنُوبُهُمْ وَأَعْيَتْهُمُ

567

﴿٣٩﴾ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے شامل حال نہ ہوتی تو مچھلی انہیں کھلے میدان میں ڈال دیتی جبکہ وہ ملامت کیے ہوتے ہوتے۔

﴿٤٠﴾ پھر انہیں ان کے رب نے چن لیا اور ان کو اپنے نیک بندوں میں شامل کر لیا۔

﴿٤١﴾ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، جب کبھی وہ آپ پر نازل ہونے والا یہ قرآن سنتے ہیں تو قریب ہے کہ وہ تیز نگاہوں سے آپ کو دیکھنے کی وجہ سے آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا دیں۔ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے اور حق سے منہ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں: بلاشبہ جو رسول یہ قرآن لایا ہے، وہ یقیناً دیوانہ ہے۔

﴿٤٢﴾ جو قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے، وہ تو صرف نصیحت اور یاد دہانی ہے انسانوں اور جنوں کے لیے۔

سورۃ الحاقۃ کی ہے

سورۃ کے بعض مقاصد: اس بات کو ثابت کرنا کہ قیامت کا واقع ہونا اور اس میں جزا و سزا کا ہونا برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

تفسیر: ﴿١﴾ اللہ تعالیٰ قبروں سے اٹھائے جانے کی اس گھڑی کا تذکرہ فرما رہا ہے جو ہر صورت میں تمام مخلوقات پر حق سچ آئے گی۔

﴿٢﴾ پھر وہ اس سوال کے ذریعے سے اس کی ہولناکی بیان کرتا ہے: یہ حاقہ (ثابت ہونے والی) کیا چیز ہے؟

﴿٣﴾ اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ حاقہ کیا چیز ہے؟

﴿٤﴾ صالح (علیہ السلام) کی قوم ثمود اور ہود (علیہ السلام) کی قوم عاد نے اس قیامت کو جھٹلایا جو اپنی ہولناکی کی شدت سے لوگوں کو ہلا ڈالے گی۔

﴿٥﴾ رہے ثمود تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک انتہائی شدید اور ہولناک سزا سے ہلاک کر دیا۔

﴿٦﴾ اور عاد کو اللہ تعالیٰ نے بے حد تند و تیز سزا سے ہلاک کیا جو ان پر انتہائی سخت گزری تھی۔

﴿٧﴾ اللہ تعالیٰ نے یہ ہوا ان سب کو ملیا میٹ کرنے کے لیے ان پر

سات راتیں اور آٹھ دن لگا کر مسلط کیے رکھی۔ سو آپ دیکھتے کہ یہ لوگ اپنے گھروں میں ہلاک ہو کر اس طرح زمین پر گرے پڑے تھے گویا کہ وہ اپنے ہلاک کیے جانے کے بعد بھور کے کھوکھلے تھے ہوں جو زمین پر اکھڑے پڑے ہوں۔

﴿٨﴾ تو کیا ان پر عذاب آنے کے بعد ان میں سے کوئی فرد آپ کو باقی نظر آ رہا ہے؟

﴿٩﴾ اور فرعون اور اس سے پہلے امتوں نے گناہ والے کام، یعنی شرک اور نافرمانیاں کیں اور ان بستیوں والوں نے بھی جنہیں الٹا کر عذاب دیا گیا تھا اور وہ قوم لوط تھی۔

﴿١٠﴾ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اس رسول کی نافرمانی کی اور اسے جھٹلایا جو ان کی طرف بھیجا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی سخت سزا میں دھر لیا جو اس سے کہیں بڑھ کر تھی جس سے وہ ہلاک ہو سکتے تھے۔

﴿١١﴾ جب طوفان نوح میں زمین سے پھوٹنے اور آسمان سے برسنے والا پانی بلندی میں اپنی حد سے تجاوز کر گیا تو یقیناً ہم نے ان لوگوں کو نوح (علیہ السلام) کی ہمارے حکم سے بنائی ہوئی چلتی کشتی میں چڑھایا جن کی کشتیوں میں تم تھے، تو یہ گویا تمہیں ہی سوار کرنا تھا۔

﴿١٢﴾ تاکہ ہم وہ کشتی اور اس کا قصہ ایسی نصیحت بنا دیں جس سے اہل کفر کی ہلاکت و تباہی اور اہل ایمان کی نجات کی دلیل پکڑی جائے اور یاد رکھنے والے کان اسے سن کر محفوظ کر لیں۔

نوائف: ﴿١﴾ تو بہ اپنے سے پہلے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتا ہے اور اسے نیکیوں میں شامل کرتا ہے تو اسے توبہ کی توفیق عطا کرتا ہے۔

﴿٢﴾ اللہ تعالیٰ کا کافروں اور نافرمانوں پر مختلف نوعیت کا عذاب بھیجتا ہے، اس کی کمال قدرت اور اس کے کمال عدل کی دلیل ہے۔

﴿٣﴾ جو احسان باپ پر ہو، وہ بیٹے پر بھی تصور ہوگا جس کی شکرگزاری اس پر فرض ہے۔

13 پھر جب نرسنگھے میں پھونکنے پر مقرر فرشتہ ایک ہی بار پھونک مارے گا، اور یہ دوسری بار پھونکنا ہوگا۔

14 اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے، پھر انہیں ایک ہی زبردست چوٹ لگائی جائے گی جو زمین اور پہاڑوں کے اجزاء کو ریزہ ریزہ کر دے گی۔

15 جس دن یہ سب کچھ ہو گیا، قیامت قائم ہو جائے گی۔

16 اس دن آسمان پھٹ جائے گا تاکہ اس سے فرشتے اتر سکیں، تو یہ اس دن نہایت کمزور ہو جائے گا، حالانکہ اس سے پہلے وہ نہایت مضبوط تھا۔

17 فرشتے اس کے اطراف اور کناروں پر چلے جائیں گے اور اس عظیم دن میں آپ کے رب کا عرش اٹھ مقرب فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔

18 اے لوگو! اس دن تمہیں اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، تمہارا کوئی بھی بھید اللہ تعالیٰ سے چھپا نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جانتا اور اس سے خوب واقف ہوگا۔

19 پھر جسے اس کے اعمال کی کتاب دائیں ہاتھ میں دی گئی تو وہ خوشی اور سرور سے کہے گا: لو پڑھو میرا اعمال نامہ۔

20 میں دنیا میں علم اور یقین رکھتا تھا کہ میں اٹھایا جاؤں گا اور اپنی جزا پاؤں گا۔

21 چنانچہ وہ من چاہی زندگی میں ہوگا کیونکہ وہ ہمیشہ کی اور دائمی نعمتیں دیکھ رہا ہوگا۔

22 نہایت بلند و بالا اور عظیم الشان جنت میں۔

23 جس کے پھل لینے والے کے نہایت قریب ہوں گے۔

24 ان کی عزت بڑھانے کے لیے ان سے کہا جائے گا: دنیا کے گزرے دنوں میں جو نیک اعمال تم آگے بھیجتے رہے، ان کے بدلے میں بغیر کسی قسم کی تکلیف اور مشقت کے خوب مزے سے کھاؤ بیو۔

25 جسے اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ سخت ندامت کی وجہ سے کہے گا: اے کاش! مجھے میرا نامہ اعمال ہی نہ

فَاذَانِفْعِرْ فِي الصُّورِ نَفْحَةً وَّاحِدَةً ۗ وَحَمَلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۗ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۗ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۗ وَالْمَلِكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَنِيَّةً ۗ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۗ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَٰؤُمَّا اقْرَءُوا كِتَابِيَهٗ ۗ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلِقٌ حِسَابِيَهٗ ۗ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۗ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۗ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۗ فَيَقُولُ يَلَيْتَنِي لِمَ أُوتِيَ كِتَابِيَهٗ ۗ وَلَمْ أَدْرِمَا حِسَابِيَهٗ ۗ يَلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۗ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهٗ ۗ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهٗ ۗ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۗ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۗ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۗ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۗ وَلَا يَحْضُرُ عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۗ

568

دیا جاتا کیونکہ اس میں وہ برے عمل ہیں جو میرے لیے عذاب کا باعث بنیں گے۔

26 اور اے کاش! میں جانتا ہی نہ کہ میرا حساب کیا چیز ہوگی۔

27 اے کاش! جو موت میں مر چکا، وہی موت فیصلہ کن ہوتی کہ اس کے بعد مجھے کبھی نہ اٹھایا جاتا۔

28 میرے مال نے ذرہ بھر اللہ کا عذاب مجھ سے نہیں ہٹایا۔

29 میری دلیل بھی مجھ سے جاتی رہی اور جس قوت و طاقت اور مقام و مرتبہ پر مجھے بھر وساتھا، وہ بھی کام نہ آیا۔

30 کہا جائے گا: اے فرشتو! اسے پکڑ لو اور اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھ دو۔

31 پھر اسے آگ میں ڈال دو تاکہ یہ اس کی گرمی جھیلے۔

32 پھر اس کو ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

33 بلاشبہ یہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

34 اور نہ دوسروں کو شوق دلاتا تھا کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔

نوٹ: فقیر کو کھانا کھانا اور اس پر ابھارنا آگ کے عذاب سے بچنے کے اسباب میں سے ہے۔

قیامت کے دن عذاب کی شدت کا یہ تقاضا ہے کہ اس سے بچنے کے لیے ایمان اور عمل صالح کو لازم پکڑا جائے۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هُنَا حَبِيمٌ^{٣٥} وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ

غَسِيلٍ^{٣٦} لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخِطُؤُنَ^{٣٧} فَلَا أُقْسِمُ بِمَا

تُبْصِرُونَ^{٣٨} وَمَا لَا تَبْصِرُونَ^{٣٩} إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ

كَرِيمٍ^{٤٠} وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُوْمِنُونَ^{٤١}

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَدَّكُرُونَ^{٤٢} تَنْزِيلٌ مِنْ

رَبِّ الْعَالَمِينَ^{٤٣} وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ^{٤٤}

لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ^{٤٥} ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ^{٤٦} فَمَا

مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ^{٤٧} وَإِنَّهُ لَتَذِكْرٌ لِّلْمُتَّقِينَ^{٤٨}

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ^{٤٩} وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِينَ^{٥٠}

وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ^{٥١} فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ^{٥٢}

سُبْحَانَكَ رَبِّيَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ^١ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ

لَهُ دَافِعٌ^٢ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ^٣ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَ

الرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ^٤

569

٣٥ قیامت کے دن اس کا کوئی قریبی نہ ہوگا جو اس سے عذاب دور کر سکے۔

٣٦ اور اس کے لیے دوزخیوں کے جسموں کی پیپ کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا جسے وہ کھائے۔

٣٧ یہ کھانا صرف گناہ گار اور نافرمان ہی کھائیں گے۔

٣٨ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔

٣٩ اور قسم کھائی ہے ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

٤٠ بلاشبہ یہ قرآن یقیناً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کی تلاوت اس کے معزز رسول لوگوں کے سامنے کرتے ہیں۔

٤١ یہ کسی شاعر کا قول نہیں کیونکہ وہ شعروں کے اوزان پر نہیں ہے، تم بہت کم یقین رکھتے ہو۔

٤٢ اور نہ کسی کا ہن کا کلام ہے کیونکہ کلام ایسی چیز ہے جو اس قرآن کے بالکل برعکس ہے۔ افسوس! تم بہت کم نصیحت پکارتے ہو۔

٤٣ لیکن یہ قرآن تمام مخلوقات کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔

٤٤ اگر محمد (ﷺ) بعض باتیں جو ہم نے نہیں کہیں، گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دیتے۔

٤٥ تو ہم ضرور ان سے بدلہ لیتے اور انہیں اپنی پوری قوت اور قدرت سے پکڑ لیتے۔

٤٦ پھر ضرور ان کی شرگ کاٹ دیتے جو دل سے جڑی ہوتی ہے۔

٤٧ پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روک نہ سکتا، لہذا یہ بات سوچ سے دور ہے کہ وہ تمہاری وجہ سے ہماری طرف جھوٹ کی نسبت کریں۔

٤٨ بلاشبہ یہ قرآن، اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والوں کے لیے یقیناً نصیحت ہے۔

٤٩ بلاشبہ ہم جانتے ہیں کہ تم میں ایسے بھی ہیں جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔

٥٠ اور بلاشبہ قرآن مجید کو جھٹلانا قیامت کے دن بہت بڑے پچھتاوے کا باعث ہوگا۔

٥١ اور بلاشبہ قرآن یقینی حق ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

٥٢ لہذا اے رسول (ﷺ)! اپنے رب کو ہر اس بات سے پاک قرار دیں جو اس کی شان کے لائق نہیں اور اپنے عظیم رب کے نام کا ذکر کریں۔

سورۃ المعارج کی ہے

سورۃ کے بعض مقاصد: قیامت کے دن مخلوق کی حالت اور جزا کا بیان۔

تفسیر: ١) مشرکوں میں سے ایک شخص نے دعا کی کہ اگر یہ عذاب آنا ہے تو اس پر اور اس کی قوم پر آجائے۔ یہ دعا اس نے مذاق کرتے ہوئے کی، جبکہ عذاب قیامت کے دن ہر صورت واقع ہونے والا ہے۔

٢) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے ان کے لیے اس عذاب کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ٣) اس اللہ کی طرف سے جو بلندی، درجات، فضل و احسان اور نعمتوں والا ہے۔

٤) جس کی طرف فرشتے اور جبریل (ﷺ) ان درجات میں قیامت کے دن چڑھیں گے اور وہ بہت لمبا دن ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

نوائد: قرآن پاک شعر اور کہانت سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ گھڑ کر منسوب کرنا نہایت خطرناک ہے۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۝۵ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝۶ وَتَرَاهُ
 قَرِيبًا ۝۷ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْهَيْلِ ۝۸ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
 كَالْعِهْنِ ۝۹ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝۱۰ يُبْصِرُونَهُمْ يَوْمَ
 الْمُجْرِمِ كَوْفِيَّتِي مِنْ عَذَابٍ يَوْمَ مِذْيَابِنِيهِ ۝۱۱ وَ
 صَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝۱۲ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤَيِّسُ ۝۱۳ وَمَنْ فِي
 الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝۱۴ ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝۱۵ كَلَّا إِنَّهَا لَأَطْلَى ۝۱۶ نَزَّاعَةً
 لِلشَّوْمِ ۝۱۷ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى ۝۱۸ وَجَمَعَ فَأَوْعَى ۝۱۹ إِنَّ
 الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝۲۰ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝۲۱ وَإِذَا مَسَّهُ
 الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝۲۲ إِلَّا الْمَصْلِينَ ۝۲۳ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ
 دَائِمُونَ ۝۲۴ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝۲۵
 لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝۲۶ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝۲۷
 وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابٍ رِيبِهِمْ مُشْفِقُونَ ۝۲۸ إِنَّ عَذَابَ
 رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝۲۹ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝۳۰
 إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ
 مَلُومِينَ ۝۳۱ فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعُدُونَ ۝۳۲

570

- ۵) لہذا اے رسول (ﷺ)! آپ صبر کریں، ایسا صبر جس میں
 گریہ وزاری اور شکوہ شکایت نہ ہو۔
 ۶) بلاشبہ یہ لوگ اس عذاب کو دور اور اس کے واقع ہونے کو
 محال سمجھ رہے ہیں۔
 ۷) اور ہم اسے بہت قریب اور ہر صورت یقینی طور پر آنے والا
 دیکھتے ہیں۔
 ۸) جس دن آسمان پگھلائے ہوئے تانبے اور سونے وغیرہ کی
 طرح ہو جائے گا۔
 ۹) اور پہاڑ بلکے پن میں اون کی طرح ہو جائیں گے۔
 ۱۰) اور کوئی قریبی اپنے کسی قریبی کا حال تک دریافت نہ کرے گا
 کیونکہ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی۔
 ۱۱) ہر انسان اپنے قریب والے کو دیکھتا ہوگا، وہ اس سے چھپا
 نہیں ہوگا مگر ہولناک منظر کی وجہ سے کوئی کسی سے کچھ نہیں پوچھے
 گا۔ جو آگ کا حق دار ہوا، وہ خواہش کرے گا کہ اپنے بجائے
 اپنی اولاد کو عذاب کے لیے پیش کر دے۔
 ۱۲) اور اپنی بیوی اور بھائی کو بطور فدیہ پیش کر دے۔
 ۱۳) اور وہ اپنے قریبی کنبے قبیلے کو فدیہ میں دے دے جو
 مشکلات میں اس کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔
 ۱۴) اور زمین پر موجود تمام جنوں اور انسانوں وغیرہ کو بطور فدیہ
 دے دے، پھر یہ فدیہ دینا اسے آگ کے عذاب سے بچالے
 اور نجات دلادے۔
 ۱۵) مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا جیسے یہ مجرم خواہش کرے گا۔ یہ تو آخرت
 کی آگ ہے جو بھڑکتی اور شعلے مارتی ہوگی۔
 ۱۶) جو اپنی شدید حرارت اور شعلوں سے سر کی کھال بڑی طرح
 ادھیڑ دے گی۔
 ۱۷) وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے حق سے منہ پھیرا، اس
 سے دور ہوا اور اس پر ایمان لایا نہ عمل کیا۔
 ۱۸) اور مال جمع کیا اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں
 انتہائی بخل کیا۔

۱۹) بلاشبہ انسان کو سخت لالچی پیدا کیا گیا ہے۔ ۲۰) جب اسے بیماری یا فقر کی صورت میں کوئی تکلیف پہنچے تو بے صبر ہو جاتا ہے۔

۲۱) اور جب اسے آسائش اور مال ملے جو اس کے لیے خوشی کا باعث ہو تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت زیادہ روکتا ہے۔ ۲۲) سوائے نمازیوں کے، وہ ان قابل مذمت صفات سے محفوظ رہنے والے ہیں۔ ۲۳) جو اپنی نماز پر تیشگی کرتے ہیں، اس سے غافل نہیں ہوتے اور اسے اس کے مقررہ وقت میں ادا کرتے ہیں۔

۲۴) اور جن کے مالوں میں فرض حصہ مقرر ہے۔ ۲۵) جو اپنے سے سوال کرنے والے کو دیتے ہیں اور اسے بھی دیتے ہیں جو ان سے سوال نہیں کرتا مگر کسی بھی وجہ سے مال سے محروم ہے۔

۲۶) اور جو قیامت کے دن کی تصدیق کرتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ ہر ایک کو وہ جزا دے گا جس کا وہ مستحق ہوگا۔

۲۷) اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، اس کے باوجود کہ انھوں نے اپنے نیک اعمال آگے بھیجے ہوتے ہیں۔ ۲۸) بلاشبہ ان کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے جس سے عقل مند بے خوف نہیں ہو سکتا۔ ۲۹) اور جو اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اور انھیں بے حیائی سے دور رکھ کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ۳۰) سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، تو ان سے مباشرت کرنے اور اس کے علاوہ لطف اندوز ہونے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔ ۳۱) پھر جنھوں نے ان مذکورہ بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ اوروں سے جنسی تسکین چاہی تو وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی حدود سے گزرنے والے ہیں۔

نوٹ: صبر جمیل وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھی جائے اور اس کے علاوہ کسی سے شکوہ شکایت نہ کی جائے۔ آگ کے عذاب کی شدت کہ آگ والے خواہش کریں گے کہ وہ دنیاوی اسباب و وسائل میں سے جو کچھ جانتے ہیں، اس میں سے ہر وسیلے کو بروئے کار لاکر کسی نہ کسی طرح جہنم سے نجات پان جائیں۔ دنیا میں گناہوں کے کفارے کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے اور اس کے ذریعے سے آخرت کی آگ سے بھی بچا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف نیک عمل کی طرف لے جانے والا ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رِعُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ

بشهادتهم قَائِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ

يُحَافِظُونَ ﴿٣٨﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّةٍ مَّكْرُمُونَ ﴿٣٩﴾ فَمَالِ الَّذِينَ

كَفَرُوا قَبْلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ

عِزِينَ ﴿٤١﴾ أَيُطْعَمُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ

نَعِيمٍ ﴿٤٢﴾ كَلَّا إِنَّآ خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ فَلَا أُفْسِمُ

بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٤﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ

خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤٥﴾ فَذَرَهُمْ يَخُوضُوا

وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يَلْقَوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ ﴿٤٦﴾ يَوْمَ يُخْرِجُونَ

مِنَ الْجِبَاتِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصْبٍ يُؤْفَسُونَ ﴿٤٧﴾ خَاشِعَةً

أَبْصَارُهُمْ تَرَاهُمْ ذَلَّةً ﴿٤٨﴾ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٩﴾

وَرَدَّ قَوْلَهُمْ أَنَّهُمْ لَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا
سِوَا نُوْحٍ وَهُوَ عَسِيْرٌ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ

يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾

571

32 اور وہ جن کے پاس مالوں اور رازوں وغیرہ کی صورت میں جو بھی امانت رکھوائی جائے تو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو عہد و پیمان انھوں نے لوگوں سے کیے ہوں، ان کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ اپنی امانتوں میں خیانت کرتے ہیں نہ اپنے عہد و پیمان توڑتے ہیں۔

33 اور جو اپنی گواہیوں پر مطلوبہ معیار کے مطابق قائم رہتے ہیں۔ کوئی رشتے داری اور دشمنی ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

34 اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، اس طرح کہ انھیں بروقت ادا کرتے ہیں اور طہارت کا اہتمام کرتے اور اطمینان سے ادا کرتے ہیں۔ کوئی مصروفیت انھیں ان سے غافل نہیں کرتی۔

35 ان مذکورہ صفات والے لوگ ہی جنتوں میں بڑے باعزت ہوں گے، جنت کی دائمی نعمتیں ملنے اور اللہ تعالیٰ کے باعزت چہرے کے دیدار کی بدولت۔

36 اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم کے ان مشرکوں کو کون سی چیز کھینچ لارہی ہے کہ وہ آپ کو جھٹلانے کے لیے آپ کی طرف چاروں جانب سے دوڑے چلے آتے ہیں؟

37 آپ کو دائیں بائیں سے، گروہ کے گروہ، گھیرے ہوئے ہیں۔

38 کیا ان میں سے ہر ایک امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ کی اور دائمی نعمتوں سے لطف اٹھائے گا جبکہ وہ اپنے کفر پر بھی قائم ہے؟

39 معاملہ ایسے نہیں جیسے انھوں نے خیال کر لیا ہے۔ بلاشبہ ہم نے انھیں جس چیز سے پیدا کیا ہے، وہ اسے جانتے ہیں۔ یقیناً ہم نے انھیں حقیر پانی سے پیدا کیا، وہ اتنے کمزور ہیں کہ اپنے نفع و نقصان کے مالک بھی نہیں تو وہ تکبر کیسے کرتے ہیں؟

40 اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے جبکہ وہ سورج، چاند اور تمام ستاروں کے طلوع اور غروب ہونے کی جگہوں کا رب ہے کہ یقیناً ہم قادر ہیں۔

41 ہم اس بات پر قادر ہیں کہ انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ اللہ کی اطاعت کرنے والوں کو لائیں۔ ہم اس سے عاجز ہیں نہ کسی دباؤ میں ہیں۔ ہم جب چاہیں انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ دوسروں کو لے آئیں۔

42 لہذا اے رسول (ﷺ)! جس باطل اور گمراہی میں وہ ہیں، آپ اس میں انھیں مشغول چھوڑ دیں اور وہ اپنی دنیا کی زندگی کے کھیل تماشاوں میں لگے رہیں یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن سے جا ملیں جس کا قرآن میں ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

43 جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ کسی ہدف کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہوں۔

44 ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہی ہے وہ دن جس کا دنیا میں ان سے وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ اس کی پروا نہیں کرتے تھے۔

سورہ نوح کئی ہے

سورت کے بعض مضامد: نوح (علیہ السلام) کے قصے کی روشنی میں دین کی طرف بلانے والوں کے لیے دعوت و تبلیغ کے منہج کا بیان۔

تفسیر: 1 بلاشبہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف انھیں دعوت دینے کے لیے بھیجا تا کہ وہ اپنی قوم کو اس دردناک عذاب کے آنے سے پہلے پہل ڈرائیں جو اللہ کے ساتھ ان کے اس شرک کی وجہ سے آئے گا جس پر وہ قائم ہیں۔

2 نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! میں تمہیں اس عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں جو تمہارے انتظار میں ہے اگر تم نے اللہ کے حضور توبہ نہ کی۔

فوائد: * آخرت سے غفلت برتنے کے خوفناک اور خطرناک نتائج ہیں۔

③ تمہیں میرے ڈرانے کا تقاضا یہ ہے کہ میں تم سے کہوں: صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو اور اسی سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور میں جس چیز کا تمہیں حکم دوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

④ بلاشبہ اگر تم یہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے وہ گناہ بخش دے گا جن کا تعلق بندوں کے حقوق سے نہیں ہے اور تمہاری امت کی زندگی کی مدت ایک مقررہ وقت تک بڑھادے گا جو اللہ کے علم میں مقرر ہے۔ جب تک تم اس پر قائم رہے، تم زمین کو آباد رکھو گے۔ بلاشبہ موت جب آجائے تو اسے ٹالا نہیں جاسکتا۔ اگر تمہیں اس کا علم ہوتا تو جس شرک و گمراہی میں تم پڑے ہو، اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے حضور توبہ کرنے میں جلدی کرتے۔

⑤ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! بلاشبہ میں نے اپنی قوم کو دن رات مسلسل تیری عبادت اور توحید کی طرف بلایا۔

⑥ مگر میرے بلانے سے وہ اس پیغام سے مزید دور بھاگے اور نفرت کرنے لگے جس کی طرف میں نے انہیں بلایا۔

⑦ بلاشبہ میں نے جب بھی انہیں ایسی چیز کی طرف بلایا جس میں ان کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ تھا، جیسے صرف تجھ اکیلے کی عبادت، تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت، تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں تاکہ میری دعوت انہیں سنائی نہ دے اور انہوں نے اپنے چہرے اپنے کپڑوں سے ڈھانپ لیے تاکہ مجھے دیکھ نہ پائیں اور اپنے شرک پر ڈٹے رہے اور اس دعوت کو جو میں نے انہیں دی، قبول کرنے اور ماننے سے انکار اور تکبر کیا۔

⑧ پھر اے میرے رب! میں نے انہیں کھلم کھلا دعوت دی۔

⑨ پھر میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی اور چپکے چپکے اور آہستہ آواز میں بھی دعوت دی، یعنی اپنی دعوت دینے کے مختلف طریقے اختیار کیے۔

اِنْ اَعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقَوْهُ وَاَطِيعُوْنَ ۙ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَنَهَارًا ۗ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَاۤیِیْ اِلَّا فِرَارًا ۗ وَاِنِّیْ كَلَّمْتَهُمْ لَتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْ اُذُنِهِمْ وَاسْتَعْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاصْرَوْا وَاسْتَكْبَرُوْۤا ۗ اَسْتَكْبَرًا ۗ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جَهَارًا ۗ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اَسْرَارًا ۗ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْۤا رَبِّكُمْ ۙ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ یُرْسِلُ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مَدَارًا ۙ وَّیُمِدُّكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَّیَجْعَلُ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلُ لَكُمْ اَنْهَارًا ۗ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۗ وَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ اَطْوَارًا ۗ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۗ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۗ وَاَللّٰهُ اَنْتَبٰتِكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۗ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وِیُخْرِجُكُمْ اَخْرَاجًا ۗ

572

⑩ میں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اپنے رب کے حضور توبہ کر کے اس سے بخشش مانگو۔ بلاشبہ وہ پاک پروردگار اپنے ان بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ اگر تم نے ایسے کیا تو جب بھی تمہیں بارش کی ضرورت ہوگی، اللہ تعالیٰ تم پر مسلسل بارش برسائے گا اور تم قحط میں مبتلا نہیں ہو گے۔ اور تمہیں کثرت سے مال اور اولاد دے گا اور تمہیں باغات عطا کرے گا جن کے پھل تم کھاؤ گے اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا جن سے تم بیو گے اور اپنی کھیتیاں اور اپنے جانور سیراب کرو گے۔

⑬ اے قوم! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت سے نہیں ڈرتے، کہ کوئی پروا کیے بغیر اس کی نافرمانیاں کیے جاتے ہو؟

⑭ حالانکہ اس نے تمہیں کیے بعد دیگرے کئی مرحلوں میں پیدا کیا، یعنی پہلے نطفہ، پھر علقہ (لوتھڑا) اور پھر مضغہ (چبائی ہوئی بوٹی کی مانند) بنایا۔

⑮ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اوپر نیچے سات آسمان پیدا کر دیے؟

⑯ زمین والوں کے لیے روشنی کے طور پر قریبی آسمان میں چاند بنایا اور روشنی دینے والا سورج بنایا۔

⑰ اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین سے پیدا کیا، اس طرح کہ تمہارے باپ آدم (علیہ السلام) کوٹی سے پیدا کیا، پھر تم زمین کی پیداوار بطور غذا استعمال کرتے ہو۔

⑱ پھر وہ تمہاری موت کے بعد تمہیں اس میں لوٹائے گا، پھر دوبارہ اٹھانے کے لیے ایک خاص طریقے سے تمہیں اس میں سے نکالے گا۔

نوائد: اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا تقویٰ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں۔ دین کی طرف بلانے والوں پر فرض ہے کہ وہ دعوت کا کام مسلسل کرتے رہیں اور اس کے لیے مختلف انداز اپنائیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگنا بارش نازل ہونے، مال و دولت کی فراوانی اور کثرتِ اولاد کا ذریعہ ہے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۱۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا

فِجَا جَاءَ ۲۰ قَالَ نُوْحٌ رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ

يَزِدْهُ مَالًا وَّوَلَدًا ۲۱ الْاِخْسَارًا ۲۱ وَمَكْرًا مَّكْرًا كِبَارًا ۲۲ وَ

قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ الْاِهْتِكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وِدَا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ

لَا يَعْوَتُ وَيَعُوْقُ وَّنَسْرًا ۲۳ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّ لَا

تَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ الْاِضْلٰلًا ۲۴ مِمَّا خَطِيْئَتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاَدْخُلُوْا

نَارًا ۲۵ فَلَمْ يَجِدُوْا اَلِهَمَّ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۲۵ وَ

قَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ عَلٰى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دِيَّارًا ۲۶

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْنِيْ هُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَّلَا يَلِيْدُوْا اِلَّا فَاَجْرًا

كَفَّارًا ۲۷ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَّلِوَالِدَيَّ وَّلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ

مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَّالْمُؤْمِنٰتِ وَّلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ

اِلَّا تَبٰرًا ۲۸

سُوْرَةُ النَّبِيِّ ۱۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

قُلْ اُوْحٰى اِلَيَّ اِنَّهٗ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۱

573

19 اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش بنا دیا ہے جو رہائش کے لیے مناسب ہے۔

20 تاکہ تم رزق حلال کمانے کے لیے اس کے کھلے راستوں میں چلو پھرو۔

21 نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو تیری توحید اور صرف تجھ اکیلے کی عبادت کرنے کا جو حکم دیا، تو انہوں نے اس میں میری نافرمانی کی ہے اور ان کے گھٹیا لوگوں نے اپنے ان وڈیروں کی پیروی کی ہے جنہیں تو نے مال و دولت اور اولاد سے نوازا تو انہیں تیرے ان انعامات نے گمراہی ہی میں زیادہ کیا۔

22 ان کے وڈیروں نے بہت بڑا مکرو فریب کیا، اس طرح کہ اپنے گھٹیا لوگوں کو نوح (علیہ السلام) کے خلاف اکسایا اور بھڑکایا۔

23 انہوں نے اپنے پیروکاروں سے کہا: اپنے معبودوں کی عبادت نہ چھوڑنا اور نہ اپنے بتوں وڈ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کی عبادت چھوڑنا۔

24 یقیناً انہوں نے اپنے ان بتوں کے ذریعے سے بہت زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا، اور اے میرے رب! تو انہیں حق سے اور بھڑکا دے جنہوں نے کفر اور نافرمانیوں پر اصرار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

25 جو گناہ انہوں نے کیے، ان کی وجہ سے وہ دنیا میں طوفان کے ذریعے سے غرق کر دیے گئے اور مرنے کے فوراً بعد آگ میں داخل کر دیے گئے، پھر انہوں نے اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار نہ پایا جو انہیں غرق ہونے اور آگ میں داخل ہونے سے بچاتا۔

26 اللہ تعالیٰ نے جب نوح (علیہ السلام) کو بتا دیا کہ جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں، ان کے علاوہ آپ کی قوم کا کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا تو انہوں نے کہا: اے میرے رب! زمین پر کوئی ایک کافر بھی نہ رہنے دے جو چلتا پھرتا یا حرکت کرتا ہو۔

27 اے ہمارے رب! بلاشبہ اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا اور مہلت دے دی تو وہ تیرے مومن بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے

پیدا ہونے والی اولاد بھی فاجر و فاسق اور ڈھیٹ کافر بھی ہوگی جو نہ تیری اطاعت کرے گی اور نہ تیری نعمتوں کی شکر گزار ہوگی۔

28 اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے والدین کی بخشش فرما اور جو ایمان لاکر میرے گھر میں داخل ہو جائے، اسے بھی معاف کر دے اور تمام مومن مرد و خواتین کو بخش دے اور جو کفر و نافرمانی کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں، انہیں سوائے بربادی اور نقصان کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

سورۃ الجن کی ہے

سورۃ کے بعض مضامین: جنوں کا حال اور ان کے قرآن سن کر ایمان لانے کو بیان کر کے مشرکین کے دین کو باطل قرار دینا۔

تفسیر: ۱) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی امت سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وادی نخلہ میں جنوں کی ایک جماعت نے میری تلاوت قرآن بڑے غور سے سنی اور جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انہوں نے ان سے کہا: بلاشبہ آج ہم نے ایک کلام سنا ہے جو پڑھا جا رہا تھا۔ وہ اپنے بیان اور فصاحت و بلاغت میں حیران کن ہے۔

نوائے: چھوٹے لوگوں کو گمراہ کرنے میں بڑے لوگوں کا کردار بالکل واضح اور عام مشاہدے میں ہے۔

گناہ دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں عذاب کا بہت بڑا سبب ہیں۔

جو سلامتی والے دل کے ساتھ پوری توجہ سے قرآن مجید سنے، اس پر قرآن مجید کی معجزانہ تاثیر ظاہر ہوگی۔

③ یہ کلام جو ہم نے سنا ہے، یہ عقیدے، قول اور عمل کی درست راہنمائی کرتا ہے، چنانچہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہیں کریں گے جس نے یہ اتارا ہے۔

④ ہمارے رب کی عظمت و شان بلند ہو! ہم اس پر ایمان لائے ہیں کہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا جیسا کہ مشرک کہتے ہیں۔

⑤ اور یہ کہ اہلسنت اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق اور غلط بات کہتا تھا کہ اس نے بیوی اور بیٹا بنایا ہے۔

⑥ اور ہم یہی سمجھتے رہے کہ مشرک انسان اور جن اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹی باتیں نہیں کہتے جب وہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بیوی اور بیٹا ہے، اس لیے ہم نے بھی ان کی پیروی میں انہیں سچا سمجھا۔

⑦ اور یہ کہ زمانہ جاہلیت میں انسانوں میں سے کئی ایسے مرد تھے جو کسی ڈراؤنی اور خوفناک جگہ میں پڑاؤ کرتے تو جنوں کے آدمیوں کی پناہ طلب کرتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک یوں کہتا: میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتا ہوں اس کی قوم کے بیوقوفوں کے شر سے۔ اس طرح انسانوں کے آدمیوں پر جنوں کے آدمیوں کا خوف اور رعب مزید بڑھ جاتا۔

⑧ اے جنات! انسانوں نے بھی تمہاری طرح یہ خیال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ، مرنے کے بعد ہرگز کسی کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے نہیں اٹھائے گا۔

⑨ اور ہم نے آسمان کی خبریں جاننا چاہیں تو آسمان کو فرشتوں کے طاقتور پہرے داروں سے بھرا ہوا پایا جو ہمیں چوری چھپے باتیں سننے سے روکنے کے لیے جو ہم سنا کرتے تھے، اس کی حفاظت کر رہے تھے اور آسمان کو آگ کے ان شعلوں سے بھرا ہوا پایا جو آسمان کے قریب جانے والے پر پھینکے جاتے ہیں۔

⑩ بلاشبہ اس سے پہلے ہم نے آسمان میں ایسی جگہیں بنا رکھی تھیں جہاں سے ہم فرشتوں کا تبادلہ خیال سن لیتے تھے اور آ کر ہم وہ زمین کے کانہوں کو بتا دیتے اور اب یقیناً یہ معاملہ بدل گیا

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَامَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۙ
وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۗ وَأَنَّ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۗ وَأَنَا ظَنَنَّا
أَنَّ لَنَا تَقْوَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۗ وَأَنَّهُ كَانَ
رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ
رَهَقًا ۗ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَن لَّنْ يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۗ
وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَا نُجُومًا حَرَسَاتٍ رَّاسِدًا
وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ
يَسْمِعُ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شَهَابًا رَّصَدًا ۗ وَأَنَّا لَمَسْنَا
أَشْرَارًا يَمُرُّ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِهَا سَرَابٌ مُُّهِمٌّ
رَّشَدًا ۗ وَأَنَّا كُنَّا نَمَنَّا الصَّالِحِينَ فِي الْأَرْضِ
وَلَكِنَّا نَعُجْزُهُمْ رَبًّا ۗ وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ أَمْتًا
فَمَنْ يُؤْمِنُ بِرَبِّهِ فَلَا يَحَافُ بِخِسْفٍ وَلَا رَهَقًا ۗ وَأَنَّا مِمَّا
الْمُسْلِمُونَ وَمِمَّا الْقَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۗ

574

ہے، لہذا اب ہم میں سے جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے لیے آگ کا شعلہ تیار پاتا ہے۔ جو نبی وہ قریب ہوتا ہے، وہ اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور اسے جلا کر رکھ کر دیتا ہے۔
⑩ ہم نہیں جانتے تھے کہ اس شدید پہرے داری کا سبب کیا ہے؟ کیا زمین والوں کے ساتھ کسی شرکار ارادہ کیا گیا ہے یا اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کوئی خیر اور بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ یقیناً ہم سے آسمان کی خبروں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

⑪ بلاشبہ ہم جنوں کے گروہ میں کچھ متقی و نیکو کار ہیں اور کچھ ہم میں سے وہ ہیں جو کافر اور نافرمان ہیں۔ ہم مختلف گروہوں اور مختلف خواہشات میں بٹے ہوئے تھے۔
⑫ اور ہم نے یقین کر لیا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کسی معاملے کا ارادہ کرے تو ہم اس سے بچ سکتے ہیں نہ اس سے بھاگ کر کہیں نکل سکتے ہیں کیونکہ ہم اس کے گھیرے میں ہیں۔
⑬ بلاشبہ جب ہم نے قرآن سنا جو سب سے سیدھی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جو اپنے رب پر ایمان لے آئے، اسے نیکوں میں کمی کا خوف ہوگا نہ کسی گناہ کا جو اس کے پہلے گناہوں کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔

⑭ بلاشبہ ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے اس کے فرمانبردار ہیں اور کچھ اعتدال اور ثابت قدمی کی راہ سے بٹے ہوئے ہیں، پھر جو اطاعت اور نیک عمل کے ذریعے سے اللہ کے سامنے جھک گیا تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت اور صحیح راستے کا انتخاب کیا۔

نوٹ: جنوں سے مدد طلب کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ایسا کرنے والے کو اس کے مقصود کے برعکس دنیا ہی میں سزا ملتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے کہانت، یعنی غیب کی باتیں بتانے کی روش باطل ہوگئی۔

مومن کے اخلاق و آداب میں یہ بات شامل ہے کہ وہ شرکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ کرے۔

وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۱۵ وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا
 عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا ۝۱۶ لَنَفْتَنَّهُمْ فِيهِ ط
 وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيَّ يَسُدَّ لَهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝۱۷
 وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۝۱۸ وَأَنَّهُ
 لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ط
 قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝۱۹ قُلْ إِنِّي لَا
 أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝۲۰ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ
 اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝۲۱ إِلَّا بَلَاغًا
 مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَةً ط وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ
 لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا ۝۲۲ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا
 يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضَعَفَ نَاصِرًا وَأَقَلَّ عَدَدًا ۝۲۳
 قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ مِمَّا تُوْعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ
 لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۝۲۴ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ
 أَحَدًا ۝۲۵ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ
 يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝۲۶

575

۱۵ اور جو سیدھی اور ثابت قدمی کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں، وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے جن کے ساتھ اسے بھڑکایا جائے گا۔ ان کے ساتھ ان جیسے انسان اور بھی ہوں گے۔

۱۶ جس طرح آپ (ﷺ) کی طرف یہ وحی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے غور سے سنا، اسی طرح آپ کی طرف یہ وحی بھی کی گئی کہ اگر جن اور انسان اسلام کے راستے پر قائم رہتے اور اس کے احکام پر عمل کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں بہت زیادہ پانی مہیا کرتا (ان پر خوب بارش برساتا) اور انہیں کئی طرح کی نعمتوں سے نوازتا۔

۱۷ تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمالیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کرتے ہیں یا ان کی نافرمانی کرتے ہیں؟ اور جو قرآن اور اس میں آنے والی نصیحتوں سے منہ پھیرے، اسے اس کا رب ایسے مشقت والے عذاب میں داخل کرے گا جسے وہ برداشت نہیں کر سکے گا۔

۱۸ بلاشبہ مسجد صرف اس پاک ذات کی ہیں، کسی اور کی نہیں، لہذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ورنہ تم بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح کرو گے جو کچھ وہ اپنے گرجوں اور عبادت خانوں میں کرتے ہیں۔

۱۹ یقیناً جب اللہ کے بندے محمد رسول اللہ (ﷺ) اپنے رب کی عبادت کے لیے وادیِ نخلہ میں کھڑے ہوئے تو جنوں نے قرآن سننے کے لیے اتنا رش کیا کہ قریب تھا وہ آپ پر گر پڑیں۔

۲۰ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور عبادت میں کسی دوسرے کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا، خواہ کوئی بھی ہو۔

۲۱ ان سے کہہ دیں: میں تم سے کسی قسم کی کوئی تکلیف دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں کردی ہو اور نہ ایسا نفع تمہیں دینے کا مالک ہوں جو اللہ تعالیٰ تم سے روک لے۔

۲۲ ان سے کہہ دیں: مجھے اللہ سے ہرگز کوئی نہیں بچا سکے گا اگر میں نے اس کی نافرمانی کی اور نہ اس کے سوا میری کوئی پناہ گاہ

ہے جس میں پناہ لے لوں۔

۲۳ لیکن میں جس چیز کا مالک ہوں، وہ یہ ہے کہ میرے اللہ نے مجھے تم تک جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے، وہ میں تمہیں پہنچا دوں اور اس کی عطا کی ہوئی اس رسالت کا مالک ہوں جو اس نے مجھے دے کر تمہاری طرف بھیجا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے، اس کا انجام جہنم کی آگ میں داخل ہونا ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔

۲۴ یہ کافر اپنے کفر پر اس وقت تک اڑے رہیں گے جب تک قیامت کے دن وہ عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں جس کا دنیا میں ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت وہ ضرور جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں۔

۲۵ اے رسول (ﷺ)! ان دو بارہ اٹھائے جانے کے منکر مشرکوں سے کہہ دیں: میں نہیں جانتا کہ جس عذاب کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے، وہ قریب ہے یا اس کی کوئی لمبی مدت ہے۔ اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۲۶ وہ پاک رب ہر قسم کا غیب جاننے والا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ وہ اپنے غیب سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا بلکہ وہ اسی کے علم کے ساتھ خاص رہتا ہے۔

۲۷ ہاں اللہ تعالیٰ رسولوں میں سے جس کسی کو پسند کر لے تو اسے جس کی چاہے خبر کر دیتا ہے اور اس رسول کے آگے پیچھے نگران فرشتے بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ رسول کے علاوہ کسی کو اس غیب کی اطلاع نہ ہونے پائے۔

نوائف: ظلم آگ میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔

✽ اچھے مقاصد کے حصول کے لیے ثابت قدمی کی بڑی اہمیت ہے۔

✽ وحی الہی شیطانوں کے کھیل تماشے سے محفوظ ہے۔

لَيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رَسُولَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۚ

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰۤاَيُّهَا الْمُرْسَلُ ۙ قُمْ اِلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ ۱ ۙ نِصْفَةَ اَوْ اَنْقُصْ

مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ ۲ ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا ۙ ۳ ۙ اِنَّا

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۙ ۴ ۙ اِنْ نَاشِئَةَ الْيَلِّ هِيَ

اَشَدُّ وَطْأًا وَاَقْوَمُ قِيْلًا ۙ ۵ ۙ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا

طَوِيْلًا ۙ ۶ ۙ وَاذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۙ ۷ ۙ

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وِكِيْلًا ۙ ۸ ۙ

وَاَصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۙ ۹ ۙ وَ

ذَرْنِيْ وَالمُكذِّبِيْنَ اُولٰٓئِى النِّعْمَةِ وَمَهَلْهُمْ قَلِيْلًا ۙ ۱۰ ۙ اِنَّ

لَدَيْنَا مَكٰلًا وَّجَمِيْمًا ۙ ۱۱ ۙ وَطَعَامًا مَّا ذَا عِصَّةٍ وَّعَدٰۤا اِلَيْهَا يَوْمَ

تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَاَلْجِبَالُ وَاكَانَتْ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۙ ۱۲ ۙ اِنَّا اَرْسَلْنَا

اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ ۱۳ ۙ شٰهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۙ ۱۴ ۙ

۲۸ تاکہ وہ رسول یہ جان لے کہ اس سے پہلے رسولوں نے اپنے رب کے وہ پیغامات پوری طرح پہنچا دیے جن کی تبلیغ کا اس نے انھیں حکم دیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا پورے اہتمام سے احاطہ کیا ہوا تھا اور فرشتوں اور رسولوں کے پاس جو ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اس کا بھی احاطہ کر رکھا ہے اور اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور اس نے ہر چیز کی تعداد کو شمار کر رکھا ہے اور اس پاک رب سے کوئی چیز اوجھل نہیں۔

سورۃ المزل می ہے

سورت کی بعض مقاصد: دعوت و تبلیغ کی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے لیے مددگار بننے والے اسباب کا بیان۔

تفسیر: ۱۔ اے اپنے کپڑوں میں لپٹنے والے، یعنی نبی اکرم ﷺ! رات کو نماز پڑھیں مگر کچھ وقت آرام بھی کریں۔

۲۔ اگر آپ چاہیں تو آدھی رات نماز پڑھیں یا آدھی رات سے تھوڑا کم کر لیں یہاں تک کہ ایک تہائی کر لیں۔

۳۔ یا اس سے کچھ زیادہ کر لیں یہاں تک کہ دو تہائی کو پہنچ جائیں۔ جب قرآن کی قراءت کریں تو اسے واضح کر کے پڑھیں اور ٹھہر ٹھہر کر اس کی قراءت کریں۔

۴۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جلد ہم آپ پر قرآن نازل کرنے والے ہیں جو اس میں موجود فرائض، حدود، احکام اور آداب وغیرہ کی وجہ سے نہایت بھاری بات ہے۔

۵۔ بلاشبہ رات کی گھڑیاں دل کو قراءت کے ساتھ موافق کرنے میں زیادہ مناسب اور بات کو بہت درست کر دینے والی ہیں۔

۶۔ بلاشبہ آپ کو دن کے وقت مختلف کاموں کے لیے آنا جانا پڑتا ہے اور ان مصروفیات کے باعث آپ قرآن کی زیادہ قراءت نہیں کر پاتے، لہذا رات کو نماز پڑھیں۔

۷۔ مختلف اذکار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے لوگوں سے کٹ کر اس کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

۸۔ وہ مشرق و مغرب کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا اور برحق

معبود نہیں، لہذا آپ اسی کو کارساز بنائیں اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسہ کریں۔

۱۰۔ جھٹلانے والے جو ٹھٹھانداز اور گالی گلوچ کرتے ہیں، آپ اس پر صبر کریں اور نہایت اچھے طریقے سے ان سے الگ ہو جائیں جس میں تکلیف نہ ہو۔

۱۱۔ آپ جھٹلانے والے ان خوشحال لوگوں کو خاطر میں نہ لائیں جو دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مجھے اور انھیں چھوڑ دیں اور انھیں تھوڑی مزید مہلت دیں یہاں تک کہ ان کی موت آجائے۔

۱۲۔ یقیناً ہمارے ہاں آخرت میں سخت بیڑیاں اور سلکتی ہوئی آگ ہے۔

۱۳۔ اور ایسا کھانا ہے جو اپنی کڑواہٹ کی شدت سے طلق بند کر دے گا اور انھیں پہلے عذاب سے بھی زیادہ دردناک عذاب ہوگا۔

۱۴۔ یہ عذاب جھٹلانے والوں کو اس دن ہوگا جب زمین اور پہاڑ تھر تھرا جائیں گے اور اس دن کی سخت ہولناکی سے پہاڑ بھری ریت کے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے۔

۱۵۔ بلاشبہ ہم نے تمہاری طرف بھی ایک رسول بھیجا جو قیامت کے دن تمہارے اعمال پر گواہی دے گا، جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول، یعنی موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

نوٹ: اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے قیام اللیل (تہجد)، تلاوت قرآن، اللہ کے ذکر اور صبر کی بڑی اہمیت ہے۔

رات کے وقت دل کی یکسوئی کا یاد کرنے اور سمجھنے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

ذمہ داریاں اٹھانے کا تقاضا ہے کہ تربیت سخت ہو۔

نعمتوں کی فراوانی اور ان میں بہت زیادہ مشغولیت اللہ کی راہ سے روک دیتی ہے۔

فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيْلًا ۝۱۶

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ

شِيْبًا ۝۱۷ السَّمَاءُ مُنْقَطِرَةٌ بِهِ ۝۱۸ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝۱۸

هَذَا تَذَكُّرٌ ۝۱۹ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيْلًا ۝۱۹

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَ

نِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۝۲۰ وَاللَّهُ

يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصَوْهُ فَتَابَ

عَلَيْكُمْ فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَنْ

سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضَىٰ ۚ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ

يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۚ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيْلِ

سَبِيْلِ اللَّهِ ۚ فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا

لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ ۚ

وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

رَحِيمٌ ۝۲۰

577

16 سو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف بھیجا گیا تھا، چنانچہ ہم نے اسے غرق کر کے دنیا میں سخت عذاب دیا اور آخرت میں بھی آگ کا عذاب ہوگا، لہذا تم اپنے رسول کی نافرمانی نہ کرو کہ تم پر بھی ویسا عذاب آجائے جیسا اس پر آیا تھا۔

17 اگر تم نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کو جھٹلایا تو اس سخت اور بہت لمبے دن میں اپنے آپ کا کیسے تحفظ کرو گے اور کیسے بچاؤ کرو گے جس دن کی سخت ہولناکی اور لمبائی سے چھوٹے بچوں کے سر سفید ہو جائیں گے۔

18 اس کی ہولناکی سے آسمان پھٹ جائے گا، اللہ کا یہ وعدہ پورا ہو کر ہی رہنے والا ہے۔

19 یہ وعظ جو قیامت کی ہولناکی اور شدت کے بیان پر مشتمل ہے، یقیناً ایک بہت بڑی نصیحت ہے جس سے مومن نفع حاصل کرتے ہیں، لہذا جو اپنے رب کی طرف پہنچانے والا راستہ اختیار کرنا چاہے، اختیار کرے۔

20 اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب جانتا ہے کہ کبھی آپ دو تہائی رات سے کم وقت نماز پڑھتے ہیں، کبھی آدھی رات قیام کرتے ہیں اور کبھی ایک تہائی۔ مومنوں میں سے ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ رات اور دن کا صحیح اندازہ اللہ ہی کو ہے اور وہ ان کی گھڑیاں شمار کرتا ہے۔ وہ پاک رب خوب جانتا ہے کہ تم ان کے اوقات اور گھڑیاں صحیح طور پر شمار کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، لہذا مطلوب کی تلاش میں رات کے بیشتر حصے کا قیام تمہارے لیے مشکل ہے، اس لیے اس نے تم پر مہربانی کی، چنانچہ رات کے وقت آسانی سے جتنی نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے جنہیں ان کی بیماری مشقت میں ڈالے گی اور کچھ دوسرے اللہ کے رزق کی تلاش میں سفر میں ہوں گے اور بعض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے دین کی سر بلندی کے لیے کافروں سے لڑ رہے ہوں گے، اس لیے ان سب کے لیے رات

کا قیام مشکل ہو جائے گا، لہذا تم رات کو آسانی سے جتنی نماز پڑھ سکو پڑھ لو۔ فرض نماز پوری پابندی سے ادا کرو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو، اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نوائف: ❁ مشقت آسانی لاتی ہے۔

سُورَةُ الْمَدَّ يَدَهُ مَسْمُومَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

يَا أَيُّهَا الْمَدَّ يَدِيُّ ۱ قُمْ فَأَنْذِرْ ۲ وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ ۳ وَثِيَابَكَ

فَطَهِّرْ ۴ وَالرُّجُزَ فَاهْجُرْ ۵ وَلَا تَمُنْ تُسْتَكْبِرُ ۶ وَ

لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۷ فَإِذَا أَنْقَرْنَا فِي النَّاقُورِ ۸ فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ

يَوْمُ عَسِيرٍ ۹ عَلَى الْكٰفِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۱۰ ذَرْنِي وَمَنْ

خَلَقْتُ وَحِيدًا ۱۱ وَجَعَلْتُ لَهُ مَا لَمْ مَسُدُّوْا ۱۲ وَبَيْنَيْنَ

شُهُودًا ۱۳ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۱۴ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ

أَزِيدَ ۱۵ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۱۶ سَأَرْهُقُهُ

صُعُودًا ۱۷ إِنَّهُ فَكَرَ وَقَدَّرَ ۱۸ فَكَيْفَ قَدَّرَ ۱۹ ثُمَّ

قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۲۲

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۲۳ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْأَسْحَرُ

يُؤْتِرُ ۲۴ إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۲۵ سَأُصْلِيهِ

سَقْرًا ۲۶ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ ۲۷ لَا تُبْقِي وَ

لَا تَذَرُ ۲۸ لَوْ أَحَاحَ لِلْبَشَرِ ۲۹ عَلَيْهَا سَعَةٌ عَشْرٌ ۳۰

578

سورة المدثر کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: جھٹلانے والوں کو دعوت دینے میں خوب محنت کرنے کا حکم اور انہیں آخرت اور قرآن کے ذریعے سے ڈرانا۔

تفسیر: ① اے اپنے کپڑے اوڑھنے والے، یعنی نبی اکرم ﷺ!

② اٹھیے اور اللہ کے عذاب سے ڈریئے۔

③ اور اپنے رب کی عظمت بیان کیجیے۔

④ اور اپنا نفس گناہوں سے اور اپنے کپڑے نجاست سے پاک رکھیے۔

⑤ اور بتوں کی عبادت سے دور رہیے۔

⑥ اور اپنے رب پر احسان نہ جتلائیں کہ آپ اپنے نیک عمل کو بہت زیادہ سمجھنے لگ جائیں۔

⑦ اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس تکلیف پر صبر کریں جو آپ کو پہنچے۔

⑧ پھر جب صورتوں میں دوسری بار پھونکا جائے گا۔

⑨ تو یہ دن انتہائی سخت دن ہوگا۔

⑩ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں پر آسان نہ ہوگا۔

⑪ اے رسول (ﷺ)! مجھے اور اسے چھوڑ دیجیے جسے میں نے اس کی ماں کے پیٹ میں مال اور اولاد کے بغیر اکیلا پیدا کیا (اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے)۔

⑫ اور اسے بہت زیادہ مال عطا کیا۔

⑬ اور اسے حاضر باش بیٹے دیے جو محفل میں اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور کثرت مال کی وجہ سے کسی سفر وغیرہ کی بنا پر اس سے جدا نہیں ہوتے۔

⑭ اور میں نے اسے زندگی، روزی اور اولاد میں خوب کشادگی دے رکھی ہے۔

⑮ پھر میرے ساتھ کفر کرنے کے باوجود وہ چاہتا ہے کہ میں نے اسے جو یہ سب کچھ دیا ہے، اس سے بھی زیادہ دوں۔

⑯ معاملہ ایسے نہیں جیسے وہ خیال کرتا ہے، بلاشبہ وہ ہمارے

رسول پر نازل ہونے والی آیتوں کی مخالفت کرنے والا اور انہیں جھٹلانے والا ہے۔

⑰ عنقریب میں اس پر عذاب کی ایسی مشقت ڈالوں گا جو اس کی برداشت سے باہر ہوگی۔

⑱ بلاشبہ یہ کافر جس پر میں نے مذکورہ انعامات کیے، اس نے قرآن کو جھٹلانے والی اپنی باتوں پر غور و فکر کیا اور اپنے دل میں اس کا اندازہ لگایا۔

⑲ اس پر لعنت اور عذاب ہو، اس نے کیسا اندازہ لگایا۔ ⑳ اس پر پھر لعنت اور عذاب ہو، اس نے کیسا اندازہ لگایا۔

㉑ پھر اس نے دوبارہ اپنی باتوں پر غور و فکر کیا اور ان کا جائزہ لیا۔ ㉒ پھر اس نے منہ بنایا اور تیوری چڑھائی جب اسے قرآن پر طعن کرنے کے لیے کچھ بھی نہ ملا۔

㉓ پھر وہ ایمان سے پھر گیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی سے تکبر کیا۔

⑳ اور کہا: محمد (ﷺ) جولائے میں، یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ وہ جادو ہے جسے وہ کسی دوسرے سے نقل کرتے ہیں۔ ㉕ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ یہ انسانوں کا کلام ہے۔ ㉖ عنقریب میں اس کافر کو آگ کے طبقات میں سے ایک طبقے میں ڈالوں گا اور وہ ہے سقر (جہنم) جس کی تپش یہ جھیلے گا۔ ㉗ اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ سقر کیا ہے؟ ㉘ اس میں جسے عذاب دیا جائے وہ اس کی کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتی اور وہ اسے ایسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے کہ پھر اسے چھوڑتی نہیں ہے، پھر وہ جسم پہلے کی طرح ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ㉙ وہ سخت جلانے والی اور کھالوں کو بدل کر رکھ دینے والی ہے۔ ㉚ اس پر انہیں فرشتے ہیں اور وہ اس کے داروغے ہیں۔

نوٹ: ✽ ظاہری اور باطنی نجاست (گندگی) سے طہارت اور پاکیزگی حاصل کرنا فرض ہے۔ ✽ فاسق و فاجر پر انعامات اسے ڈھیل دینے کے لیے ہوتے ہیں، اس کی عزت بڑھانے کے لیے نہیں ہوتے۔ ✽ تکبر کے خطرات کہ اس نے ولید بن مغیرہ کو قبول حق سے روک دیا، حالانکہ حق اس پر واضح ہو گیا تھا۔

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ الْأَمْلِكَةَ وَمَا جَعَلْنَا عَدَّتَهُمْ
 إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيَقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
 وَيَزِدَّ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا
 الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
 وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا كَذَلِكَ يُضِلُّ
 اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ
 رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْبَشَرِ ۗ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۗ
 وَاللَّيْلِ إِذَا دُبِرَ ۗ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۗ إِنَّهَا لِحُدَى
 الْكَبِيرِ ۗ نَذِيرٌ لِلْبَشَرِ ۗ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقَدَّمَ
 أَوْ يَتَأَخَّرَ ۗ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۗ إِلَّا أَصْحَابَ
 الْيَمِينِ ۗ فِي جَنَّتٍ يُتَسَاءَلُونَ ۗ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۗ مَا
 سَلَّكُمْ فِي سَقَرٍ ۗ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصَلِينَ ۗ وَلَمْ
 نَكُ نَطْعُمُ الْمَسْكِينِ ۗ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۗ وَ
 كُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ ۗ حَتَّىٰ آتَيْنَا الْيَقِينَ ۗ فَمَا تَنْفَعُهُمْ
 شَفَاعَةُ الشَّفَاعِينَ ۗ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ ۗ

پہچان 579

31 ہم نے آگ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں۔ ان کے مقابلے میں انسان کی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ہم نے ان کی یہ تعداد ان لوگوں کا امتحان لینے کے لیے بنائی ہے جنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تاکہ انہوں نے جو کہا وہ کہیں اور ان کا عذاب دگنا ہو اور تاکہ یہودیوں کو یقین ہو جنہیں تورات دی گئی اور عیسائیوں کو یقین ہو جنہیں انجیل دی گئی جب قرآن ان دونوں کی کتابوں میں موجود باتوں کی تصدیق میں نازل ہو، اور تاکہ ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے جب اہل کتاب ان کی موافقت کریں، نیز یہود و نصاریٰ اور مسلمان کسی شک و شبہ میں نہ رہیں۔ اور ایمان کے بارے میں ہچکچاہٹ کے شکار لوگ اور کافر کہیں: یہ عجیب و غریب تعداد بیان کرنے میں اللہ کی کیا حکمت ہے؟ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس تعداد کے منکر کو گمراہ کیا اور اس کی تصدیق کرنے والے کو ہدایت دی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کرنا چاہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو ہدایت دینا چاہے ہدایت دیتا ہے۔ آپ کے رب کے لشکر اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں صرف وہی جانتا ہے۔ اور یہ آگ تو صرف ان تمام لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو اس کے ذریعے سے اللہ پاک کی عظمت کو جانتے ہیں۔

32 بات ایسے نہیں جیسے بعض مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کو جہنم کے داروغوں سے کافی ہوں گے یہاں تک کہ ان پر غالب آجائیں۔ اللہ تعالیٰ چاند کی قسم کھاتا ہے۔
 33 اور اس نے قسم کھائی ہے رات کی جب وہ پیچھے ہٹے۔
 34 اور قسم کھائی ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔
 35 بلاشبہ جہنم کی آگ بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔
 36 لوگوں کو ڈرانے اور خوف زدہ کرنے کے لیے۔
 37 اے لوگو! تم میں سے جو چاہے اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے آگے بڑھے، یا کفر اور نافرمانیاں کر کے پیچھے رہے۔

38 ہر شخص نے جو عمل کیے، ان کے متعلق اس سے پوچھ گچھ

ہوگی، پھر یا تو اس کے اعمال سے ہلاک کر دیں گے یا وہ اسے ہلاک اور تباہ ہونے سے بچالیں گے۔

39 سوائے مومنوں کے، بلاشبہ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے نہیں پکڑے جائیں گے بلکہ ان کے نیک اعمال کی وجہ سے ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔

40 وہ قیامت کے دن جہنم میں بیٹھے ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوں گے۔

41 ان کافروں کے بارے میں جنہوں نے نافرمانیوں والے کاموں کی وجہ سے خود کو ہلاک کر لیا۔

42 وہ ان سے پوچھیں گے: تمہیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟

43 تو کافر یہ کہتے ہوئے انہیں جواب دیں گے: ہم ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو دنیا کی زندگی میں فرض نمازیں ادا کرتے تھے۔

44 اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو عطا کیا تھا، اس میں سے فقیر کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

45 اور ہم باطل پرستوں کے ساتھ تھے۔ جدھر وہ ہوتے ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے اور ہم گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف رہتے تھے۔

46 اور ہم جزا کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ (47) اور ہم اس کو جھٹلانے میں حد سے بڑھ گئے یہاں تک کہ ہم پر موت آگئی اور وہ ہمارے اور تو بہ کے درمیان حائل ہو گئی۔

48 چنانچہ قیامت کے دن انہیں سفارش کرنے والے فرشتوں، انبیاء اور نیک لوگوں کی سفارش بھی فائدہ نہ دے گی کیونکہ سفارش کی قبولیت کی شرط یہ ہوگی کہ جس کے لیے سفارش کی جا رہی ہے،

اس سے اللہ راضی ہو۔ (49) کس چیز نے ان مشرکوں کو قرآن مجید سے منہ پھرنے والے بنا دیا ہے؟

نوائد: انسان دنیا و آخرت میں اپنے اعمال کے بارے میں جو ابدہ ہے۔ محتاج کو کھانا نہ کھلانا آگ میں داخل ہونے کا ایک بڑا سبب ہے۔

50 گویا کہ وہ اس سے منہ پھیرنے اور دور بھاگنے میں نہایت بدکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں۔

51 جو شیر سے ڈر کر بھاگے ہوں۔

52 بلکہ ان مشرکوں میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کے سرہانے ایک کھلی کتاب رکھی ہو جو اسے خبر دے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور اس کی وجہ دلائل کی کمی یا کمزوری نہیں بلکہ صرف دشمنی اور تکبر ہے۔

53 معاملہ اس طرح نہیں بلکہ ان کے گمراہی میں مزید سرکشی اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ وہ آخرت کے عذاب پر ایمان نہیں رکھتے، اس لیے اپنے کفر پر قائم ہیں۔

54 آگاہ رہو! بلاشبہ یہ قرآن وعظ و نصیحت ہے۔

55 پھر جو شخص قرآن پڑھنا اور اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہے تو وہ اسے پڑھے اور اس سے نصیحت حاصل کرے۔

56 اور وہ صرف اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ وہ پاک رب ہی اس لائق ہے کہ اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرا جائے اور وہ اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ جب اس کے بندے اس کے حضور توجہ کریں تو وہ انہیں بخش دے۔

سورۃ القیامہ کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کا بیان کہ وہ قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ اٹھانے اور جمع کرنے پر قادر ہے۔

تفسیر: 1 اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی قسم کھائی ہے جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے۔

2 اس نے پاکیزہ نفس کی قسم کھائی ہے جو نیک اعمال میں کوتاہی برتنے اور برے کام کرنے پر انسان کو ملامت کرتا اور ڈانٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کی قسم کھائی ہے کہ وہ لوگوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ضرور اٹھائے گا۔

كَانْتُمْ حُمْرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۖ لَافِرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۖ بَلْ يُرِيدُ

كُلُّ أَمْرٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُّؤْتِيَ صُحُفًا مُّنْشَرَةً ۖ كَلَّا بَلْ لَّا

يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۖ كَلَّا إِنَّهُ تَذَكُّرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ

ذِكْرَهُ ۖ وَمَا يَذْكَرُونَ إِلَّا أَنْ يُشَاءَ اللَّهُ ۖ هُوَ أَهْلُ

التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۖ

رُكُوعٌ ۖ تَكْبِيرَاتٌ ۖ يَسُبُّوا رَبَّهُمْ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانُوا يُسَبِّحُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

لَا أَقْسَمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ وَلَا أَقْسَمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۖ

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ ۖ بَلَىٰ قَدِيرِينَ

عَلَىٰ أَنْ تُسَوَّىٰ بِنَانِهِ ۖ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ

أَمَامَهُ ۖ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ فَإِذَا بَرَقَ

الْبَصْرُ ۖ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۖ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۖ

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفْرَقُ ۖ كَلَّا لَا وَزَرَ ۖ إِلَىٰ

رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۖ يُنذِبُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ

بِمَاقَدِّمٍ وَأَخَّرٍ ۖ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۖ

580

3 کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کی موت کے بعد ہم دوبارہ اٹھانے کے لیے اس کی ہڈیاں جمع ہی نہیں کریں گے؟

4 کیوں نہیں، ہم انہیں جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی انگلیوں کے پورے پہلی صورت میں مکمل طور پر پیدا کرنے پر قادر ہیں۔

5 بلکہ انسان دوبارہ اٹھانے جانے کے انکار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے مستقبل میں بھی اپنے گناہوں پر قائم رہے۔

6 وہ ناممکن سمجھتے ہوئے قیامت کے بارے میں پوچھتا ہے کہ وہ کب واقع ہوگی؟

7 پھر جس چیز کو وہ جھٹلاتا تھا، جب اسے دیکھے گا تو اس کی نگاہ پتھر اجائے گی اور دہشت زدہ ہو جائے گی۔

8 اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

9 اور سورج اور چاند کے وجود کو ایک کر دیا جائے گا۔

10 فاسق و فاجر انسان اس دن کہے گا: بھاگ کر کہاں جائیں؟

11 اس دن بھاگنے کی کوئی راہ ہوگی نہ کوئی پناہ ہوگی جہاں فاجر پناہ پکڑے اور نہ بچاؤ کی کوئی جگہ ہوگی جہاں وہ محفوظ ہو سکے۔

12 اے رسول! اس دن حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے آپ کے رب کی طرف واپسی اور لوٹنے کی جگہ ہے۔ 13 اس دن انسان کو ان اعمال سے آگاہ کیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجے اور

جو پیچھے چھوڑے۔ 14 بلکہ انسان اپنے خلاف خود ہی گواہ ہوگا، اس طرح کہ اس نے جو گناہ کیے ہوں گے، اس کے اعضاء اس کے خلاف ان کی گواہی دیں گے۔

نوٹ: بندے کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔

وَلَوْ اَلْتَقَى مَعَاذِ يَرْكَهُ ۙ لَا تَحْرِكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ
 بِهِ ۙ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۙ فَاِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ
 قُرْآنَهُ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۙ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ
 الْعَاجِلَةَ ۙ وَتَذَرُونَ الْاٰخِرَةَ ۙ وَجُودًا يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۙ
 اِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۙ وَوَجُودًا يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۙ تَتَنَبَّأُ
 اَنْ يَّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةً ۙ كَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِي ۙ
 وَقِيلَ مَنْ سَرَّىٰ رَاقٍ ۙ وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ وَالتَّقَاتِ
 السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسَاقُ ۙ
 فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّىٰ ۙ وَلَكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۙ
 ثُمَّ ذَهَبَ اِلَىٰ اَهْلِهِ يَتَنَطَّبٰى ۙ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ
 ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ
 يُتْرَكَ سُدًى ۙ اَلَمْ يَكْ نُطْفَءَ مِنْ مَّيْنِ يُمَيْنِ ۙ
 ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوًى ۙ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ
 الذَّكَرَ وَالْاُنثٰى ۙ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَدْرِ عَلٰى اَنْ
 يُحْيِيَ الْمَوْتٰى ۙ

15 اگر اس نے اپنے دفاع میں عذر پیش کیے کہ اس نے کوئی
برائی نہیں کی تو اس کے عذر سے فائدہ نہ دیں گے۔

16 اے رسول! آپ قرآن کے بھول جانے کے ڈر سے اسے
یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں۔

17 بلاشبہ یہ ہمارے ذمے ہے کہ ہم اس کو آپ کے سینے میں جمع
کریں اور اس کی قراءت آپ کی زبان پر جاری کر دیں۔

18 چنانچہ جب ہمارا رسول جبریل (علیہ السلام) آپ کے سامنے اس
کی قراءت کرے تو آپ اس کی قراءت خاموشی سے پوری توجہ
کے ساتھ سنیں۔

19 پھر آپ کے لیے اس کی تفسیر بیان کرنا ہمارے ذمے ہے۔

20 ہرگز نہیں، معاملہ ایسے نہیں جیسا تم نے اپنے دوبارہ اٹھانے
جانے کے محال ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اس لیے کہ تم جانتے ہو جو
شروع میں تمہیں پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ تمہاری موت کے
بعد تمہیں دوبارہ زندہ کرنے سے عاجز نہیں، مگر تمہارا دوبارہ
اٹھانے جانے کو جھٹلانا صرف دنیا کی اس زندگی سے محبت کی بنا پر
ہے جو بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔

21 اور تمہارے آخرت کی زندگی کو نظر انداز کرنے کی بنا پر ہے
جس کا راستہ اطاعت کے ان کاموں کو بجالانا ہے جن کا اللہ تعالیٰ
نے تمہیں حکم دیا ہے اور ان حرام کاموں سے باز آنا ہے جن سے
اللہ تعالیٰ نے تمہیں روکا ہے۔

22 اس دن ایمان والوں اور نیک بختوں کے چہرے تروتازہ
اور پُر نور ہوں گے۔

23 اپنے رب کے دیدار سے فیض حاصل کریں گے۔

24 اور کافروں اور بد بختوں کے چہرے اس دن بے رونق اور
اداس ہوں گے۔

25 انھیں یقین ہوگا کہ ان پر بہت بڑی سزا اور دردناک عذاب
نازل ہونے والا ہے۔

26 معاملہ ایسے نہیں جیسے مشرک خیال کرتے ہیں کہ جب وہ مر
گئے تو انھیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ جب ان میں سے کسی کی

روح ہنسی تک پہنچے گی۔

27 اور کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: کوئی ہے جو اسے دم کرے، ہو سکتا ہے اسے شفا ملے؟

28 اس وقت جو نزاع کی حالت میں ہوگا، وہ یقین کر لے گا کہ موت کے ساتھ وہ دنیا سے جدا ہونے والا ہے۔ 29 دنیا کے خاتمے اور آخرت کے شروع میں ساری تکلیفیں اور سختیاں اکٹھی ہو
جائیں گی۔ 30 جب ایسا ہو جائے گا تو میت کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ 31 پھر کافر نے اس کی تصدیق نہ کی جو اس کا رسول اس کے پاس لایا اور نہ اللہ پاک کے لیے نماز
پڑھی۔ 32 بلکہ جو اس کا رسول اس کے پاس لایا، اسے جھٹلایا اور اس سے منہ پھیرا۔ 33 پھر یہ کافر اپنے گھر والوں کے پاس اس حال میں گیا کہ تکبر سے اترا کر اور اکڑ کر چل رہا تھا۔ 34 تب
اللہ نے کافر کو دھکی دی کہ اس کا عذاب اس کے ساتھ اور اس سے نہایت قریب ہے۔ 35 پھر اس جملے کو تاکید کے لیے دہرایا اور فرمایا: پھر ہلاکت ہے تیرے لیے اور تباہی و بربادی ہے۔

36 کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی شریعت کا پابند کیے بغیر یونہی بے کار چھوڑ دے گا؟ 37 کیا یہ انسان کسی دن مادہ منویہ کا ایک نطفہ نہ تھا جسے رحم مادر میں ٹپکا یا گیا؟ 38 پھر اس
کے بعد وہ جے ہوئے خون کا ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا اور اسے درست طور پر انسان بنا دیا۔ 39 پھر اس کی جنس کی دو قسمیں بنا دیں: نر اور مادہ! 40 کیا جھلا جس نے انسان
کو نطفے اور پھر لوتھڑے سے پیدا کیا، وہ حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے انسان کو نئے سرے سے پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ کیوں نہیں، یقیناً وہ اس پر خوب قادر ہے۔

نوائد: رسول اکرم ﷺ قرآن کی اپنی طرف نازل ہونے والی وحی کو یاد کرنے کی بہت حرص اور جذبہ رکھتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے سینے میں جمع کرنے اور پورا قرآن آپ کو
اس طرح یاد کرنے کی ذمہ داری لی کہ آپ اس میں سے کچھ نہ بھولے۔ 41 دنیا سے محبت رکھنے اور آخرت سے منہ پھیرنے کے نہایت سنگین نتائج ہیں۔ 42 اللہ تعالیٰ کے کرم والے چہرے کا
دیدار سب سے بڑی نعمت ہے۔

سُورَةُ الْاِنْفِصَالِ
سُورَةُ الْاِنْفِصَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
هَلْ اٰتٰی عَلٰی الْاِنْسَانِ حَیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُورًا ۝۱
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ
سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝۲ اِنَّا هَدِیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا
كَفُوْرًا ۝۳ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِیْنَ سَلَیْلًا وَّ اَعْغَلَآ وَّ سَعِیْرًا ۝۴
اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاۤیْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵
عِیْنًا یَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ۝۶ یُوفُوْنَ
بِالتَّنْذِرِ وَّ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِیْرًا ۝۷ وَّ یُطْعَمُوْنَ
الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهِ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جِزَاۗءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ
رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰ قَوْمُهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَّ
لَقَهُمْ نَصْرَةٌ وَّ سُرُوْرًا ۝۱۱ وَّ جَزَاۗءُہُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةٌ وَّ حَرِیْرًا ۝۱۲
مُّتَّكِیْنَ فِیْهَا عَلٰی الْاَرَابِکِ لَا یُرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا
زَمَہْرِیْرًا ۝۱۳ وَّ دَاۤیْنَةٌ عَلَیْہُمْ ظِلْمًا وَّ ذٰلِكَ طُغُوْفًا تَنْذِیْرًا ۝۱۴

582

سورة الدھر کی ہے

سورت کی بعض مفاد: انسان کو اس کی پیدائش کی اصل اور اس کے انجام کے ذکر سے نصیحت، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لیے جنت میں جو کچھ تیار کیا ہے، اس کا بیان۔

تفسیر: ① یقیناً انسان پر ایک لمبا عرصہ گزارا جس میں وہ اس طرح غیر موجود تھا کہ اس کا ذکر تک نہ تھا۔

② بلاشبہ ہم نے انسان کو مرد و عورت کے ملے جلے پانی کے نطفے سے پیدا کیا، جسے ہم کئی چیزوں کا پابند کر کے آزما تے ہیں۔ سو ہم نے اسے خوب سننے والا دیکھنے والا بنایا تاکہ جن شرعی احکام کا ہم نے اسے پابند کیا ہے، وہ ان پر عمل کرے۔

③ بلاشبہ ہم نے اس کے لیے اپنے رسولوں کی زبانی ہدایت کا راستہ واضح کر دیا، پھر اس کے ساتھ اس کے لیے گمراہی کی راہ بھی واضح ہو گئی۔ اب اس کے بعد اس کی مرضی ہے کہ سیدھی راہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کا مومن اور بہت زیادہ شکر گزار بندہ بنے، یا اس راہ سے بھٹک جائے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے والا کافر بندہ بن جائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں اور گمراہوں دونوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان دونوں کی جزا سزا بھی بیان کر دی، چنانچہ فرمایا:

④ بلاشبہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے زنجیریں تیار کی ہیں جن کے ساتھ انہیں دوزخ کی آگ میں گھسیٹا جائے گا اور طوق تیار کیے ہیں جو اس آگ میں انہیں ڈالے جائیں گے اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔

⑤ بلاشبہ جو ایمان والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن شراب کے ایسے بھرے جام پئیں گے جس میں عمدہ خوشبو کے لیے کافور کی ملاوٹ ہوگی۔

⑥ یہ مشروب جو اطاعت گزاروں کے لیے تیار کیا گیا ہے، اس چشمے سے ہے جس تک رسائی نہایت آسان ہوگی، وہ لبالب ہوگا اور اس میں کبھی کمی نہ آئے گی۔ اللہ کے بندے اس سے سیراب

ہوں گے۔ وہ جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔

⑦ جو بندے یہ مشروب پئیں گے، ان کی خوبیاں یہ ہیں کہ جن اطاعت کے کاموں کا انہوں نے خود کو پابند کیا ہے، وہ انہیں پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی ہر طرف پوری طرح پھیل جانے والی ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ ⑧ اور وہ اپنی ضرورت اور چاہت کی وجہ سے کھانے سے محبت کرنے کے باوجود دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ وہ ضرورت مند فقیروں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ⑨ اور وہ اپنے دلوں میں یہ بات چھپائے رکھتے ہیں کہ وہ انہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں اور وہ ان کو کھانا کھلانے پر ان سے کسی قسم کا بدلہ اور کسی قسم کی تعریف نہیں چاہتے۔ ⑩ بلاشبہ ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کھاتے ہیں جس کی سختی اور ہولناکی کی وجہ سے بد بختوں کے چہرے اداس اور اتارے ہوئے ہوں گے۔ ⑪ سوان اطاعت گزاروں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس عظیم دن کی برائی سے بچالے گا اور ان کی عزت بڑھانے اور ان کے دلی سرور کے لیے انہیں چہروں کی تازگی اور نورانیت عطا فرمائے گا۔ ⑫ اطاعت کے کاموں، اللہ کی تقدیر اور گناہوں سے رکے رہنے پر صبر کرنے کی بنا پر اللہ تعالیٰ انہیں ایسی جنت کا بدلہ عطا کرے گا جس میں وہ ناز و نعمت سے رہیں گے اور وہاں ریشم کا لباس پہنیں گے۔ ⑬ وہ اس جنت میں سجائی گئی مسندوں پر ٹیک لگائے ہوں گے۔ اس جنت میں وہ سورج کو نہیں دیکھیں گے جس کی شعاعیں انہیں تکلیف دیں اور نہ سخت سردی محسوس کریں گے بلکہ وہ ہمیشہ رہنے والے ایسے سائے میں ہوں گے جس کے ساتھ گرمی ہوگی نہ سردی۔ ⑭ اس کے سائے ان کے قریب ہوں گے اور اس کے پھل خواہش مند کے لیے جھکا دیے جائیں گے اور وہ آسانی سے انہیں حاصل کر لے گا، اس طرح کہ لیٹنے والا، بیٹھا ہوا اور کھڑا ہوا آسانی انہیں حاصل کر لے گا۔

فوائد: * اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بااختیار بنایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی عزت افزائی ہے۔ * نذر پوری کرنا، ضرورت مندوں کو کھانا کھانا، عمل میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا آگ سے نجات پانے اور جنت میں داخل ہونے کے ذرائع ہیں۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِانِيَّةٍ مِّنْ فَضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ تَوَارِيرًا ۝١٥
 تَوَارِيرًا مِّنْ فَضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝١٦ وَيَسْقُونَ فِيهَا كَأْسًا
 كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝١٧ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۝١٨ وَيُطَوَّفُ
 عَلَيْهِمْ وَلَدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝١٩ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
 مَّنشُورًا ۝٢٠ وَإِذَا رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝٢١
 عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْا أَسَاوِرَ
 مِّنْ فَضَّةٍ وَسَقَمَهُمْ رُبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝٢٢ إِنَّ هَذَا كَانَ
 لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيَكُمْ مَشْكُورًا ۝٢٣ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
 الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۝٢٤ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَطِعْ مِنْهُمْ اثْمًا
 أَوْ كُفُورًا ۝٢٥ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝٢٦ وَمِنَ اللَّيْلِ
 فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝٢٧ إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ
 الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ۝٢٨ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ
 وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۝٢٩ وَإِذْ شَتَّابَدْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ۝٣٠
 إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ ۝٣١ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝٣٢ وَمَا
 تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۝٣٣ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝٣٤

583

15 خادم اور نوکر چاکر چاندی کے برتن اور اس کے صاف شفاف جام لے کر ان کے آس پاس پھریں گے جب وہ مشروب پینے کا ارادہ کریں گے۔

16 وہ جام شیشے کی طرح صاف رنگ کے ہوں گے، حالانکہ وہ چاندی سے ڈھالے گئے ہوں گے اور ان کی مرضی کے مطابق ان کا اندازہ کیا گیا ہوگا، اس سے زیادہ نرم۔

17 اور ان عزت دار لوگوں کی خاطر مدارات ایسی شراب کے جاموں سے کی جائے گی جس میں ادرك (سوٹھ) کی آمیزش ہوگی۔

18 وہ جنت کے جس چشمے سے پئیں گے، اسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔

19 جنت میں ان کے ارد گرد وہ لڑکے گھومتے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ جوان رہیں گے۔ جب تو انہیں دیکھے گا تو ان کے چہروں کی تروتازگی، ان کے خوبصورت رنگ، ان کی کثرت اور ان کے پھیلے ہونے کی وجہ سے انہیں بکھرے ہوئے جواہرات سمجھے گا۔

20 وہاں جنت میں جو کچھ ہے، جب تم اسے دیکھو گے تو ایسی نعمت دیکھو گے جس کا وصف بیان کرنا ناممکن ہے اور تم وہاں ایسی عظیم الشان سلطنت دیکھو گے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی سلطنت نہیں کر سکتی۔

21 یقیناً ان کے جسموں پر سبز، باریک اور موٹے ریشم کے عمدہ کپڑے سجے ہوں گے، اس جنت میں انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاک صاف شراب پلانے گا جس میں کسی طرح کا نشہ اور بد مزگی نہیں ہوگی۔

22 اور ان کی عزت بڑھانے کے لیے ان سے کہا جائے گا: بلاشبہ یہ نعمت جو تمہیں عطا ہوئی ہے، یہ تمہارے لیے تمہارے نیک اعمال کا بدلہ ہے اور تمہارا عمل اللہ کے ہاں قبول ہو چکا ہے۔

23 اے رسول! بلاشبہ ہم نے آپ پر یہ قرآن الگ الگ کر کے نازل کیا ہے اور اسے ایک ہی بار نہیں اتارا۔

24 لہذا آپ اللہ کے تقدیر یا شرعی حکم کے لیے صبر کیجیے اور کوئی بھی گناہ کرنے والا جس گناہ کی طرف بلاتا ہے، اس کی

پیروی نہ کیجیے اور کافر جس کفر کی طرف بلاتا ہے، اس میں بھی اس کی بات نہ مانے۔

25 دن کے آغاز میں نماز فجر کے ذریعے سے اور دن کے آخر میں ظہر و عصر کی نماز کے ذریعے سے اپنے رب کو یاد کیجیے۔

26 اور رات کی دو نمازوں: نماز مغرب اور نماز عشاء کے ساتھ اس کو یاد کیجیے اور ان کے بعد بھی رات کو نماز میں مشغول رہیے۔

27 بلاشبہ یہ مشرک دنیا کی زندگی سے محبت کرتے اور اس کے شیدائی ہیں اور وہ اپنے آگے آنے والا قیامت کا دن نظر انداز کر دیتے ہیں، حالانکہ وہ اپنی سختیوں اور مشکلات کی وجہ سے بہت بھاری دن ہے۔

28 ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ اور اعضاء وغیرہ مضبوط بنا کر ان کو ٹھوس جسمانی ساخت عطا کی اور ہم جب چاہیں انہیں ہلاک کر کے ان کی جگہ ان جیسے اور لوگ لے آئیں۔

29 بلاشبہ یہ سورت و عطا و نصیحت ہے، لہذا جو شخص ایسا راستہ پکڑنا چاہے جو اسے اس کے رب کی رضا کی طرف لے جائے تو وہ اس راستے کو اختیار کرے۔

30 تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ اختیار کرنا نہیں چاہ سکتے مگر صرف اسی صورت میں کہ اللہ تعالیٰ تم سے یہ چاہے کیونکہ تمام فیصلے اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندوں کی بہتری کس میں ہے اور کیا چیز ان کے لیے مناسب نہیں۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: جب جنت کے خدمت گزاروں کی خوبصورتی اور حسن و جمال کا یہ حال ہے تو خود اہل جنت کی خوبصورتی کیا کمال ہوگی!!

دنیا سے دل لگانے اور آخرت کو بھول جانے کے نتائج نہایت خطرناک ہیں۔

بندے کی مشیت اور مرضی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہے۔

يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ

عَذَابًا أَلِيمًا ۝

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ مِنْ أَوَّلِ مَكِّيَّةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۝۱ فَالْعَصْفِ عَصْفًا ۝۲ وَالتَّشْرِيبِ

نَشْرًا ۝۳ فَالْفَرْقَتِ فَرْقًا ۝۴ فَالْمَلْقِيَةِ ذِكْرًا ۝۵ عُدْرًا أَوْ

نُذْرًا ۝۶ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٍ ۝۷ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۝۸ وَ

إِذَا السَّمَاءُ فُرْجَتْ ۝۹ وَإِذَا الْجِبَالُ سُفَّتْ ۝۱۰ وَإِذَا الرَّسُلُ

أُقْتَتَتْ ۝۱۱ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۝۱۲ لِيَوْمِ الْفُصْلِ ۝۱۳ وَمَا أَدْرَاكَ

مَا يَوْمُ الْفُصْلِ ۝۱۴ وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۱۵ أَلَمْ

نُهَلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝۱۶ ثُمَّ نُنَبِّئُهُمُ الْآخِرِينَ ۝۱۷ كَذَلِكَ

نَفَعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝۱۸ وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۱۹ أَلَمْ

نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝۲۰ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝۲۱

إِلَى قَدَرٍ مَعْلُومٍ ۝۲۲ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَدَرُونَ ۝۲۳ وَيَلْ

يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۲۴ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۝۲۵

۳۱) وہ اپنے بندوں میں سے جنہیں چاہتا ہے، انہیں اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے، پھر انہیں ایمان اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اس نے ان لوگوں کے لیے آخرت میں آگ کا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے جو کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں۔

سورة المرسلات مکی ہے

سورت کی بعض مقاصد: جھٹلانے والوں کے لیے قیامت کے دن کی ہلاکت کی وعید۔

تفسیر: ۱) اللہ تعالیٰ نے پے در پے چلنے والی ہواؤں کی قسم کھائی ہے جو گھوڑے کی گردن کے بالوں کی طرح آتی ہیں۔

۲) اور سخت تیز چلنے والی ہواؤں کی قسم کھائی ہے۔

۳) اور ان ہواؤں کی قسم کھائی ہے جو بارش کو پھیلاتی ہیں۔

۴) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے احکام لے کر اترتے ہیں۔

۵) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو وحی لے کر اترتے ہیں۔

۶) جو وحی لے کر اترتے ہیں تاکہ اللہ کی طرف سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

۷) بلاشبہ تمہیں دوبارہ اٹھائے جانے، حساب کتاب اور جزا کا جو وعدہ دیا جاتا ہے، وہ یقیناً ہر صورت میں پورا ہوگا۔

۸) سو جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے اور ان کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

۹) جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا تاکہ فرشتے اس سے پے در پے نازل ہوں۔

۱۰) جب پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ دیے جائیں گے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے حتیٰ کہ وہ گردوغبار بن جائیں گے۔

۱۱) جب رسولوں کو وقت مقررہ پر جمع کیا جائے گا۔

۱۲) اس عظیم دن کے لیے جسے ان کی امتوں پر گواہی کے لیے مؤخر کیا گیا۔

۱۳) بندوں کے درمیان فیصلے کے دن کے لیے، پھر حق پرست اور باطل پرست، نیک بخت اور بد بخت کھل کر سامنے آ جائیں گے۔

۱۴) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

۱۵) اس دن ان جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھانا ہے جو ان احکام کو جھٹلاتے تھے جو رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے لے کر آئے۔

۱۶) کیا ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک نہیں کیا جب انہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اپنے رسولوں کو جھٹلایا؟

۱۷) پھر ان کے بعد ہم پچھلوں کو لائے۔ اگر انہوں نے جھٹلایا تو ہم انہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دیں گے جیسے ہم نے پہلوں کو کیا تھا۔

۱۸) جس طرح ہم نے ان امتوں کو ہلاک کیا، اسی طرح ان مجرموں کو بھی ہلاک کریں گے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو جھٹلانے والے ہیں۔

۱۹) اس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وعید کو جھٹلانے والے ہیں جو اس نے مجرموں کو سزا دینے کی سنائی ہے۔

۲۰) اے لوگو! کیا ہم نے تمہیں حقیر اور معمولی پانی، یعنی نطفے سے پیدا نہیں کیا؟

۲۱) پھر اس حقیر پانی کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا، اور وہ ہے عورت کا رحم۔

۲۲) ایک مقررہ وقت تک اور یہ ہے حمل کی مدت۔ ۲۳) پھر ہم نے اس بچے کی شکل و صورت، تقدیر اور رنگ وغیرہ بھی متعین کر دیا اور یہ سب کچھ کرنے پر ہم کیا ہی خوب قادر ہیں۔

۲۴) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھانا ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جھٹلانے والے ہیں۔ ۲۵) کیا ہم نے زمین کو ایسا نہیں بنایا کہ وہ سب لوگوں کو اپنے اندر سمیٹنے والی ہے۔

فوائد: جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کرنا دستور الہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی انسان کی ماں کے پیٹ میں حفاظت کرتا ہے۔

أَحْيَاءٌ وَأَمْوَاتًا^{٢٦} وَجَعَلْنَا فِيهَا رِوَاسِيَّ سُمُوحٍ وَ
 اسْقَيْنَكُم مَّاءً فُرَاتًا^{٢٧} وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ^{٢٨}
 انْطَلِقُوا إِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ^{٢٩} انْطَلِقُوا إِلَى ظِلِّ
 ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ^{٣٠} لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ النَّهَبِ^{٣١}
 إِنهَاترْمِي بِشَرِّرٍ كَالْقَصْرِ^{٣٢} كَأَنَّهُ جِدَّتْ صُفْرًا^{٣٣} وَيْلٌ
 يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ^{٣٤} هَذَا أَيُّومٌ لَا يَنْطِقُونَ^{٣٥} وَلَا
 يُؤَذِّنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ^{٣٦} وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ^{٣٧}
 هَذَا أَيُّومُ الْفَصْلِ^{٣٨} جَمَعْنَاكُمْ وَالْأُولَئِينَ^{٣٩} وَإِن كَانَ لَكُمْ
 كَيْدٌ فَكَيْدُونَ^{٤٠} وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ^{٤١} إِنَّ
 الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ^{٤٢} وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ^{٤٣}
 كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ^{٤٤} إِنَّا كَذَّاكُ
 نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ^{٤٥} وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ^{٤٦} كُلُوا
 وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُجْرِمُونَ^{٤٧} وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
 لِلْمُكَذِّبِينَ^{٤٨} وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ادْعُوا إِلَٰهَكُمْ^{٤٩} وَيْلٌ
 يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ^{٥٠} فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ^{٥١}

1
40
212
40
22

26 وہ ان کے زندوں کو اپنے اوپر رہائش اور آباد کاری کے ذریعے سے اور ان کے مردوں کو دفن کے ذریعے سے سمیٹتی ہے۔
 27 ہم نے اس میں جتنے ہوئے بلند و بالا پہاڑ بنا دیے جو اسے حرکت کرنے سے روکتے ہیں اور اے لوگو! ہم نے تمہیں بیٹھا پانی پلایا، سو جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا، وہ تمہیں دوبارہ اٹھانے سے ہرگز عاجز نہیں۔
 28 ہلاکت، عذاب اور گناہ ہے اس دن ان لوگوں کے لیے جو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں۔
 29 اور رسولوں کے لئے ہوئے احکام کو جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا: اے جھٹلانے والو! چلو اس عذاب کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے۔
 30 چلو آگ کے دھوئیں کے اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔
 31 جس میں سائے کی ٹھنڈک ہوگی نہ وہ آگ کے شعلے اور گرمی کو تم تک پہنچنے سے روکے گا۔
 32 بلاشبہ آگ اپنے شعلے پھینک رہی ہوگی، ہر شعلہ محل جتنا بڑا ہوگا۔
 33 جو شعلے وہ پھینکے گی، وہ سیاہی اور جسامت میں سیاہ اونٹوں جیسے ہوں گے۔
 34 ہلاکت، عذاب اور گناہ ہے اس دن ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے عذاب کو جھٹلانے والے ہیں۔
 35 یہ ایسا دن ہے جس میں وہ کچھ نہ بول سکیں گے۔
 36 اور انھیں اپنے رب سے اپنے کفر اور برائیوں کا عذر پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اس کے حضور کوئی عذر پیش کریں۔
 37 اس دن ہلاکت، عذاب اور گناہ ہے ان لوگوں کے لیے جو اس دن کی خبروں کو جھٹلانے والے ہیں۔
 38 یہ مخلوقات کے درمیان فیصلے کا دن ہے۔ ہم تمہیں اور پہلی امتوں کو ایک میدان میں جمع کریں گے۔

39 اگر تمہارے پاس اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے کوئی چال ہے جو تم چل سکتے ہو تو میرے خلاف چل لو۔

40 اس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گناہ ہے جو فیصلے کے دن کو جھٹلانے والے ہیں۔

41 بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے ہیں، وہ جنت کے گھنے اور لمبے درختوں کے سایوں اور بیٹھے پانی کے جاری چشموں میں ہوں گے۔ 42 اور ان پھلوں میں ہوں گے جن کے کھانے کی وہ خواہش کریں گے۔

43 اور ان سے کہا جائے گا: کھاؤ پیکیزہ چیزیں اور مزے دار مشروب پیو جو بے لذت و بے مزہ نہ ہوگا۔ یہ تمہارے ان نیک اعمال کی بدولت ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔ 44 بلاشبہ جس طرح کی جزا ہم نے تمہیں دی ہے، اسی طرح ہم نیک عمل کرنے والوں کو ان کے عملوں کی جزا دیتے ہیں۔ 45 جس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گناہ ہے جو ان نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ 46 اور جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا: دنیا کی زندگی میں تھوڑے وقت کے لیے لذت دینے والی چیزیں کھانی لو اور ان سے فائدہ اٹھا لو۔ بلاشبہ تم اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے مجرم ہو۔ 47 اس دن ہلاکت، عذاب اور گناہ ہے ان لوگوں کے لیے جو آخرت والے دن اپنی جزا سزا کو جھٹلانے والے ہیں۔ 48 جب ان جھٹلانے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے لیے نماز پڑھو تو وہ اس کے لیے نماز نہیں پڑھتے۔ 49 اس دن ہلاکت، عذاب اور گناہ ہے ان جھٹلانے والوں کے لیے جو ان تعلیمات کو جھٹلاتے ہیں جو اللہ کی طرف سے رسول لے کر آئے۔ 50 پھر جب وہ لوگ اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والے اس قرآن پر ایمان نہیں لائے تو اس کے سوا وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

نوائف: زمین اپنے اوپر موجود زندہ انسانوں اور فوت شدگان کے لیے وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا سخت گناہ ہے اور ایسا کرنے والے کے لیے سخت وعید (سزا) بیان ہوئی ہے۔